

امام احمد رضا افتخار فتنہ قادریہ

تحریر: محمد الوراق قریشی (شجاع آباد)

شائع کردہ

مرکزی مجلس رضا لکھنؤ

مجلس رضا شجاع آباد (ملتان)

زیر فیضان امام اہلسنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

زیر اکرام حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

نام کتب	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور فتنہ قادیانیت
مصنف	محمد انور قریشی (مجلس رضا شجاع آباد)
پروف ریڈنگ	محمد عمر سعیدی
ناشر	مرکزی مجلس رضا لاہور
کمپوزنگ	محمد عمر خان، سمن آباد لاہور
تعداد	بار اول ۱۰۰۰ (جنوری ۲۰۰۱ء)
ہدیہ	دعائے خیر بحق معاونین مجلس رضا شجاع آباد
زیر اہتمام	کارکنان مجلس رضا شجاع آباد، فون ۵۹۶۰۲۹ (۰۶۵۱۳)
معاونین	فضل الرحمان ناصر، رفیق سکندر، خان احسان احمد خان
مشاورت	صاحبزادہ محمد اقبال اظہری، جمیل احمد نورانی

☆ ملنے کا پتہ ☆

- ۱۔۔۔۔۔ مرکزی مجلس رضا، نعمانیہ بلڈنگ نکسالی دروازہ لاہور۔
 - ۲۔۔۔۔۔ مجلس رضا، بیرون رشید شاہ گیٹ، پرانی غلہ منڈی، شجاع آباد (ملتان)
- شائقین حضرات = ۶ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں

انتساب

ملت اسلامیہ کے بطل جلیل مفتی اعظم اسلام مجدد دین و ملت
خاتج مرزائیت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
امام اہلسنت

ہی کے نام

جنہوں نے برصغیر میں سب سے پہلے (۱۹۰۲ء و ۱۹۹۰ء) برزوا اعلام احمد قادیانی
(جھوٹے مدعی نبوت) کو کافر قرار دیکر مرزائیت کی رد میں کتب و رسائل کا انبار لگا کر
ایک تحریک کا آغاز فرمایا۔

جسے کو

امام احمد رضا ہی کے خلیفہ سید دیدار علی شاہ کے فرزند علامہ ابو الحسن احمد قادیانی
(صدر مجلس اعلیٰ تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء) نے اپنے خون جنگ سے پران چڑھایا۔

اور جسے کو

امام احمد رضا ہی کے خلیفہ عبد العظیم صدیقی میرٹھی کے فساد زبیر احمد
قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی (صدر جمعیت العلماء پاکستان) نے اپنے دست مبارک سے
ٹھیک ۷۲ سال بعد ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں قرارداد ختم نبوت
پیش کر کے ۱۹ ستمبر ۱۹۷۴ء کو مرزائی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلا کر...
برزائیت کو اس کے انجیام تک پہنچایا۔

☆ یہ ترتیب بلند بلا جس کو مل گیا

فقیر دارنگاہ رضویہ
محمد انور قریشی
ارشاد الصالحہ ص ۱۲۱

مشمولات

- حرف اول
- عرض حال
- امام احمد رضا رحمہ اللہ اور رد قادیانیت
- عکس رسائل امام احمد رضا رحمہ اللہ
- مآخذ و مراجع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف اول

حضرت علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی (ایڈیٹر ”جہان رضا“ لاہور)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ○ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: لَا نَبِيَّ بَعْدِي اِنْ اُرْشِدَاتُ كِي رُشْنِي فِي امْتِ مَسْلَمَہ كَا يَہ متفقہ اجماعی عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اگر کوئی شخص اب (مدعی نبوت) ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا کذاب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ چلاک عیار انگریز نے اقتدار کو طول دینے کے لئے جہاں بہت سے غیر اخلاقی و سیاسی ہتھکنڈے استعمال کئے وہاں امت مسلمہ کے اس متفقہ اجماعی عقیدہ میں دراڑ ڈالنے کے لئے ان میں انتشار و افتراق پھیلانے کے لئے مسلمانوں کے ایمان و اعتقادات پر نقب لگانے سے بھی گریز نہ کیا۔ سرزمین ہند میں مرزا غلام احمد قادیانی (جھوٹے مدعی نبوت) کے فتنے کو داسے درے سنے تقویت پہنچا کر ملت اسلامیہ کے لئے ایسا ناسور پیدا کیا جس کا شاید صدیوں تک مداوا نہ ہو سکے۔

لیکن قانون فطرت ہے کہ باطل قوتوں کی سرکوبی کے لئے ساتھ ہی رحمانی طاقتیں بھی وجود پذیر ہوتی ہیں۔ علمائے حق مشائخ عظام نے اس فتنہ کی بیخ کنی کے لئے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ ۱۸۹۱ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح موعود مہدی معمود ہونے کا دعویٰ کیا تو برصغیر میں سب سے پہلے امام اہلسنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند جتہ الاسلام مولانا حامد رضا خاں نے اس کا رد فرماتے ہوئے ۱۸۹۷ء میں ایک رسالہ بنام ”الصارم الربانی علی اسراف القادیانی“ تحریر فرمایا۔ ۱۹۰۱ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے ۱۹۰۲ء میں مرزا کو کافر مرتد قرار دے دیا۔ (السوء والعقاب علی المسیح الکذاب ۱۹۰۲ء) مرزا کی رد میں بہت سے رسائل و کتب تحریر فرما کر مرزائیت کا ناطقہ بند کر دیا۔ اس مختصر سے پمفلٹ میں مصنف نے تحقیقی انداز میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی تحریک کے خلاف امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مساعی جلیلہ اور شاندار ناقابل فراموش خدمات اور ان کی تصانیف کثیرہ کا مختصر عکس پیش کرنے کی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

عرض حال

ان کو اکب کے عوض ہونگے نئے انجم طلوع
ان دنوں رخشدہ تر یہ آسمان ہو جائے گا !

جب لوگوں کے ذہن سے تاریخ دھندلانے لگے، تاریخ پر گرد و غبار کے سیاہ بادل چھا جائیں، جہالت و لاعلمی کی بناء پر دھوکہ و مکر و فریب کا جال بچھا دیا جائے تو عموماً نیک کو بد اور بد کو نیک بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ جو کچھ بھی نہ ہو اسے سب کچھ بنا دیا جاتا ہے اور جو سب کچھ تھا وہ کچھ بھی نہ ہو۔

۱۸۵۷ء سے لے کر اب تک تمام ملی اور اسلامی تحریکات کا سراپے سر باندھنے کی کوشش کرنا حتیٰ کہ بددیانتی اور خیانت قلمی کی انتہا تو دیکھئے کہ جو تحریک ختم نبوت میں شیعہ رسالت علیہ السلام کے پروانے پھانسی کی سزا کے مستحق ٹھہرے ان کو بیکسر نظر انداز کر کے ایسے لوگوں کو ”ہیرو“ قرار دیا جا رہا ہے جنہوں نے ختم نبوت کی قرارداد پر دستخط کرنے سے بھی انکار کر دیا تھا۔

(اخبار روزنامہ جنگ، لاہور ۸ ستمبر ۲۰۰۰)

تو پھر ان نام نہاد ”مورخوں“ کے علمی ”کارناموں“ کو عوام کے سامنے لانے کی ضرورت ہوتی ہے ساتھ ہی اپنی صفائی بھی پیش کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ تقریباً انہی حالات سے تاریخ اہلسنت بھی آج دوچار ہے۔ انہوں نے اس لئے توجہ نہ کی کہ اکابرین اہلسنت تاریخ سے اپنی خدمات کا صلہ نہیں چاہتے تھے۔ اپنے آپ کو ہمیشہ نمود و نمائش سے بچائے رکھا۔ جبکہ حاسدین و مخالفین اہلسنت اور نام نہاد ”مورخوں“ کو تعصب اور تنگ نظری کی اساس پر تاریخ کو مسخ کرنے کا موقع

مل گیا۔ جیسا کہ کافی عرصہ سے یہ عام پروپیگنڈہ کیا جاتا رہا ہے۔۔۔

○ ”یہ سوار اعظم اہلسنت والے تو محض گیارہویں، بارہویں، چالیسویں کی دعوت اڑانے والے علماء ہیں۔“

○ ”بریلوی (اہلسنت والجماعت) قادیانیت کے سامنے اپنی عاجزی و بیچارگی کا اظہار کرتے رہے۔“

○ ”بریلی کی بارگاہ رضویہ کے کوئی بھی حضرت کمرہت باندھ کر و سینہ سپر ہو کر اپنی سیف زبان و نیزہ قلم کو لیکر میدان مقابلہ میں نہیں آئے۔“

دانشہ طور پر امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر ایسے ایسے اوجھے بے بنیاد الزامات کی مہم شروع کی گئی کہ الامان الحفیظ۔ اس لئے کہ اہلسنت ان الزام تراشیوں میں الجھے رہیں اور سارا ”کریڈٹ“ ان کے کھاتے میں شمار ہوتا رہے اور یہاں تک کہ معروف متعصب ابوالحسن ندوی جیسے مورخ جنہوں نے اہلسنت والجماعت کے پروفیسر محمد الیاس بریلی کی پوری کتاب اپنے نام سے شائع کرنے میں کوئی شرم جھجک محسوس نہیں کی، صرف اپنے ہم مسلک ہم عقیدہ اکابرین کے ”کارنامے“ شائع کر کے تاریخ کا نام دیتے رہیں گے۔ آخر ایسا کب تک؟

حالا نکتہ تاریخ بالکل اس کے برعکس ہے۔ ہمیشہ اہلسنت کے علمائے کرام، پیران کرام و مشائخ عظام نے ہر دور پر فتن میں اپنی دینی و اصلاحی تحریکوں میں اہم اور قائدانہ تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ خصوصاً تاجدار بریلی امام اہلسنت مجدد دین و ملت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مثالی کردار کی کوئی نظیر ہی نہیں ملتی۔ اپنے تو اپنے غیر بھی آپ کی علمی جلالت کا برلا اعتراف کرتے ہیں۔ آپ نے اس دور میں مسلمانوں کی رہبری فرمائی جب اہل ہند طرح طرح کے

دینی فتنوں کی زد میں تھے۔ الحاد و بے دینی کی سرکوبی انتہائی شدت سے فرمائی اور یہ حقیقت ناقابل تردید ہے، اسے دنیا کی کوئی طاقت نہیں جھٹلا سکتی کہ تحفظ ختم نبوت کے لئے سب سے پہلے ”قادیانیت“ سے امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نہر آزما ہوئے۔ ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر اپنی جان کو جان اور آن کو آن نہ سمجھا۔ تن تما اس مرد قلندر نے وہ کام انجام دیا جو بڑے بڑے ادارے انجام نہیں دے سکے۔ میں انتہائی ذمہ داری کے ساتھ یہ بات تحریر کر رہا ہوں کہ۔۔۔

”تحریک تحفظ ختم نبوت کے بانی امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ہے۔“ تو بے جا نہیں ہو گا۔

انشاء اللہ جیسے ہی آپ صفحات الٹتے جائیں گے روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ پورے برصغیر میں صرف امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے قادیانیت کے خلاف جہاد کیا۔

جونہی مرزا غلام احمد قادیانی نے مجدد، مسیح اور مدعی نبوت ہونے کا اعلان کیا تو امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ کے رد میں رسائل و کتب کا انبار لگا دیا۔ حتیٰ کہ مرزا کی موت تک اس کا تعاقب کرتے رہے۔ مناظروں، تحریرات، کتب و رسائل، فتاویٰ جات سے ہمیشہ اس کے خلاف جہاد کیا۔ جس کا منہ بولتا ثبوت زیر نظر کتابچہ میں مذکور امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے رسائل ہیں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ اور اس کے بعد بھی آپ کے برادر گرامی جناب حضرت مولانا مولوی محمد حسن رضا خاں صاحب نے قادیانیوں کی رد و مذمت میں ایک ماہوار رسالے ”قبر الدیان علی مرتد بقادیان“

کا اجراء فرمایا۔ صاحبزادگان میں سے حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا خٹن صاحب نے قادیانیوں کی رد میں ”الصارم الربانی علی اسراف القادیانی“ تحریر فرمایا۔ آپ کے خلفاء و تلامذہ نے قادیانیت کے خلاف بھرپور سرگرمی سے حصہ لیا۔ صدر الافاضل نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حشمت علی لکھنوی رحمہ اللہ نے آریہ عیسائی، قادیانی مناظروں کو عبرتناک شکستیں دیں۔ امام احمد رضا رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز علامہ عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیوں کے خلاف بھرپور جہاد کیا۔ تبلیغی مہم، اجتماعات وغیرہ کے علاوہ آپ نے ایک مفصل و مبسوط کتاب ”مرزائی حقیقت کا اظہار“ لکھی جو کہ عربی میں ”المرآة“ اور انگریزی میں ”دی مرزا“ کے نام سے مشہور ہیں۔ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر و ہم خیال متعقداہلین، متوسلین علمائے کرام و مشائخ عظام کی بھی ایک طویل فہرست ہے جنہوں نے قادیانیت کی سرکوبی کے لئے جان کی بازی لگا دی اور مکمل استیصال فرمایا۔

پیر سید جماعت علی شاہ رحمہ اللہ

امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث علی پوری نے مناظرہ، مباہلہ غرض ہر میدان میں مرزا اور اس کے ساتھیوں کو شکست فاش دی۔ قادیانی مناظر مرزا فروت نے متعدد بار پیر صاحب سے شکست کھائی، تنگ آ کر ۲ اکتوبر ۱۹۰۳ء مرزا قادیانی سیالکوٹ فیصلہ کن مناظرہ کرنے آیا۔ جب پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سامنے آئے تو مرزا کی زبان لنگ ہو گئی۔ مرزا کے حواریوں نے کہا کہ بولیں پیر جماعت علی رحمہ اللہ سامنے ہے مگر اس کی قوت گویائی سلب ہو گئی ایک لفظ بھی نہ بول سکا۔

لاہور میں احمدیہ بلڈنگس کے میدان میں مرزا نے اپنا ڈیرہ جمایا تو دوسری طرف مردان حق پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمہ اللہ اور پیر مر علی شاہ صاحب گوڑہ شریف نے بادشاہی مسجد میں مرزا کے خلاف مصروف عمل رہ کر اس کے برپے اڑائے۔ ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء مرزا قادیانی کو مناظرے، مباہلہ اور مباہلہ کی دعوت دی گئی لیکن مرزا دجال کو جرات نہ ہو سکی۔ کئی دنوں کے انتظار اور لگاتار جلسوں کے بعد ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو امیر ملت رحمہ اللہ نے دجال مرزا کے لئے بادشاہی مسجد میں باجماعت اجتماعی بددعا کرائی۔ رات ۱۰ بجے عالم جلال میں فرمایا...

”اگلے چوبیس گھنٹوں میں اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی سے اس دنیا کو پاک کرنے والا ہے اور قادیانیت کی خباثت کا سرغنہ ختم ہونے والا ہے۔“

خدا کی قدرت صبح دس بجے مرزا قادیانی آنجمانی ہو گیا اور ۳۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا جہنم واصل ہوا۔

پیر مر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ

پیر مر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (گوڑہ شریف) نے اپنے قلم اور علم و عمل سے قادیانیت کا ایسا سدباب فرمایا کہ مرزائی پیر صاحب رحمہ اللہ کے نام ہی سے خوفزدہ ہو جاتے تھے۔ تمام عمر مرزائیوں کو آپ کے سامنے آنے کی جرات نہ ہو سکی۔ بادشاہی مسجد لاہور اور دیگر مقامات پر بار بار دعوت مناظرہ مباہلہ دینے کے باوجود مرزائی سامنے نہیں آئے۔ آپ کا چیلنج تھا کہ مرزا قادیانی صرف ایک مرتبہ میرے سامنے سے گزر کر دکھا دے۔ تمام عمر پیر صاحب رحمہ اللہ مرزا کا تعاقب کرتے رہے۔ جھنجھلا کر مرزا قادیانی پیر صاحب رحمہ اللہ کے بارے میں لکھتا ہے ”لومڑی کی

طرح بھالتا پھرتا ہے..... جاہل ہے حیا

(نزول المسیح، صفحہ ۶۳ از مرزا قادیانی)

حیات مسیح پر پیر سید مر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ”شس اہدایہ“ کے نام سے ایک محققانہ کتاب تصنیف فرمائی۔ قادیانی نے اس کے جواب میں ”شس بازغہ“ لکھی۔ پیر صاحب رحمہ اللہ نے اس کے رد میں ”سیف چشتیائی“ تحریر فرما کر قادیانیت کے ایوانوں پر زلزلہ برپا کر دیا۔ مرزا اور اس کے چیلوں کو آج تک اس کا جواب لکھنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ مرزا قادیانی اس کتاب کے بارے میں لکھتا ہے۔

”مجھے (مرزا) ایک کتاب کذاب (پیر صاحب) کی طرف سے پہنچی ہے، وہ خبیث کتاب ایک بھوکے کی طرح نیش زن ہے۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت تو ملعون (پیر صاحب) کے سب سے ملعون ہو گئی۔ پس تو قیامت کی ہلاکت میں پڑے گی۔“

(اعجاز احمدی، صفحہ ۷۵ از مرزا قادیانی)

”راست بیانی بر شکست قادیانی“ جیسی لافانی شاہکار پیر صاحب رحمہ اللہ کی یادگار ہیں۔ پروفیسر محمد الیاس برنی نے ”قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ“ نامی کتاب لکھ کر قادیانیت کا ناظقہ بند کر دیا۔ فاتح قادیانیت مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزائیت کی رد میں ”مقیاس النبوة“ جیسی عظیم الشان شہرہ آفاق کتاب تین جلدوں میں لکھی۔ ”ختم نبوت“ از سید ابوالحسنات مولوی شجاع الدین، ”مرزائیوں کے عقائد“ اور ”تکذیب مرزا بزبان مرزا“ جیسی کتب نے مرزائیت کو لگام دیئے رکھی۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی بنیاد حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی کا وہ مسودہ آئین تھا جس میں قومیت کی اساس عقیدہ ختم نبوت پر رکھی گئی تھی۔ جنوری ۱۹۵۳ء میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے اور ان کو کلیدی عہدوں سے ہٹانے کے لئے ”مجلس عمل تحفظ ختم نبوت“ کا قیام عمل میں آیا۔ جس کی قیادت کا شرف غازی کشمیر علامہ ابوالحسنات محمد احمد قادری بن ویدار علی شاہ رحمہ اللہ (خلیفہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ) کو حاصل ہوا۔ تمام مکاتیب فکر کے علماء اس میں شامل تھے۔ تحریک بڑے جوش و خروش سے شروع ہوئی۔ اس تحریک میں صدر مجلس علامہ ابوالحسنات محمد احمد قادری (جمعیت علمائے پاکستان) سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری، مولانا عبدالخالق بدایونی (جمعیت علمائے پاکستان) قاضی احسان احمد شجاع آبادی، صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب (انجمن سجادہ نشینان پنجاب) مولانا غلام محمد ترنم (صدر جمعیت علمائے پاکستان، پنجاب لاہور) مولانا سید احمد سعید کاظمی (اہلسنت و جماعت) مولانا سید مودودی اور مولانا عبدالستار خان نیازی سمیت ہزاروں کارکنوں کو گرفتار کر کے ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے۔ قائدین کی گرفتاری کے بعد مولانا عبدالستار خان نیازی نے لاہور میں مسجد وزیر خان کو اپنا بیڈ کوارٹر بنا کر بڑی کامیابی سے تحریک چلاتے رہے۔ جسٹس محمد منیر تحقیقاتی رپورٹ میں لکھتے ہیں :

”مسجد وزیر خان تمام گزیر کا مرکز ہے۔ مولانا عبدالستار خان نیازی اس میں مسند نشین ہو چکے ہیں اور ایک ایسی مضبوط نشست سے حکومت کے خلاف

نفرت پھیلا رہے ہیں کہ ان کے خلاف گرفتاری کے وارنٹ کی بھی تعمیل نہیں کی جاسکتی۔" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت برائے فسادات پنجاب، ۱۹۵۳ء صفحہ ۴۱۹ از جسٹس محمد منیر)

"مولانا عبدالستار خان نیازی (صرف مشکل ہی نہیں بلکہ استرے کی دھار) جنہوں نے اپنا گھر چھوڑ کر مسجد میں اڑا جما لیا تھا اور وہاں سے مذہبی بادلوں کی وہ کڑک اور گرج صادر کر رہے تھے جن کی سرزش گورنمنٹ ہاؤس تک محسوس ہو رہی تھی۔" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت، صفحہ ۴۰۰ از جسٹس محمد منیر)

حکومت وقت نے بغاوت و نقص امن میں غفلت کی تمام ترمیم داری مولانا عبدالستار خان نیازی پر ڈال کر انہیں گرفتار کر لیا۔ سیدشل ملٹری کورٹ میں مقدمہ چلا جہاں مولانا عبدالستار خان نیازی (ناظم اعلیٰ جمعیت العلمائے پاکستان) اور مولانا ظلیل احمد قادری (نخت جگر ابوالحسنات محمد احمد قادری) کو سزائے موت یعنی پھانسی کی سزا سنائی گئی۔ پروانہ موت پر دستخط کرنے کے بعد مرد قلندر عاشق رسول مظلوم مولانا عبدالستار خان نیازی بار بار یہ شعر دہراتے ۔

کشتگان خنجر تسلیم را !

ہر زباں از غیب جان دیگر است

مولانا عبدالستار خان نیازی سات دن اور آٹھ راتیں پھانسی کی کوٹھڑی میں رہے۔ بعد ازاں ۱۳ مئی کو سزائے موت عرقید میں تبدیل ہوئی اور پھر مئی ۱۹۵۵ء میں مولانا عبدالستار خان نیازی کو باعزت طور پر بری کر دیا گیا۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

ہر مدی کے واسطے یہ دار و رسن کہاں

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۳ء

پارلیمانی تاریخ میں پارلیمنٹ کے اندر پہلی بار مرزائیت کے خلاف بحث کا آغاز مولانا شاہ احمد نورانی کی ۱۵ اپریل ۱۹۷۲ء کی اس تقریر سے ہوا جس میں مولانا نے مسلمان کی تعریف کو آئین میں شامل کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ :

"مسلمان صرف وہ ہے جو اللہ کی وحدانیت اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر یقین رکھتا ہے۔ مرزائی اور قادیانی مسلمان نہیں ہیں۔"

(روداد قومی اسمبلی، صفحہ ۱۱۸)

مولانا کوثر نیازی کے چیلنج پر علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری بن امجد علی اعظمی (خلیفہ امام احمد رضا خان بریلوی) نے مسلمان کی مختصر اور جامع تعریف پیش کی جس کو متفقہ طور پر مولانا عبدالحق (اکوڑہ خٹک) نے اسمبلی میں پیش کیا۔

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ اسٹیشن پر پیش آنے والے حادثے نے اس چنگاری کو شعلے میں تبدیل کر دیا جو ۱۹۵۳ء کی "تحریک ختم نبوت" کے بعد سے عوام کے دلوں میں سلگ رہی تھی۔ پنجاب آگ میں جلنے لگا۔ تمام صوبوں میں تحریک زور پکڑ گئی۔ ۱۳ جون ۱۹۷۴ء کو عوامی دباؤ کے پیش نظر قادیانیت کے مسئلے کو جمہوری طریقے سے حل کرنے کے لئے ۳۰ جون کو اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے کہا گیا۔ ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کی جانب سے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تاریخی قرارداد جس پر ۳۷ ارکان کے دستخط موجود تھے تمام مکاتیب فکر کی جانب سے متفقہ طور پر قومی اسمبلی میں پیش کرنے کی سعادت قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی بن عبدالعلیم صدیقی (خلیفہ امام احمد رضا

محدث بریلوی (رحمۃ اللہ علیہ) کو نصیب ہوئی۔ حزب اختلاف سندھ اسمبلی کی جانب سے جناب ظہور الحسن بھوپالی (جمعیت علمائے پاکستان) نے قرارداد پیش کی۔ رہبر کمیٹی جس میں مولانا مفتی محمود، پروفیسر غفور احمد، شاہ احمد نورانی وغیرہم شامل تھے۔ خصوصی کمیٹی اور اسمبلی کے کھلے اجلاسوں میں شاہ احمد نورانی کی دلوں کو گردا دیئے والی تقاریر ان کی مومنانہ فراست اور ملک میں ہزاروں میل کا سفر ان کی مسلسل جدوجہد تاریخ کا سنہری باب ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی کی قیادت میں مولانا سید محمد علی رضوی، عبدالمصطفی الاذہری، مولانا محمد ذاکر (جمعیت علمائے پاکستان کے اراکین قومی اسمبلی) نے اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں مرزا ناصر اور لاہوری گروپ کے صدر الدین پر انارنی جنرل کے توسط سے قریباً ۷۶ سوالات کئے۔ کل ۱۷۰ سوالات اور جرح کے نتیجے میں مرزائیوں کا دجل و فریب اچھی طرح بے نقاب ہوا اور آخر کار تمام مسلمان عوام اور علماء کی متفقہ کاوشیں اور قربانیاں رنگ لائیں اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان قومی اسمبلی میں متفقہ طور پر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔

ورلڈ اسلامک مشن

پاکستان کی قومی اسمبلی کے تاریخی فیصلے کے بعد مرزائیوں کو کہیں جائے پناہ نہیں ملی اور اپنی سرگرمیاں بیرون ملک منتقل کرنا شروع کر دیں۔ قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی نے وہاں بھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑا۔ مولانا نے لاطینی امریکہ، سرینام، نیروبی، دارالسلام، مارشس، برٹش گیانا اور تینی ڈاؤ کے مقلات پر قادیانیوں کو مناظروں میں عبرتناک شکست سے دوچار کیا۔ سرینام لاطینی امریکہ میں مرزائی مناظر مبارک احمد سے مناظرہ طے ہوا لیکن وہ تاریخ مقررہ سے پہلے بھاگ گیا۔

”اسلامک ریویو“ کا قادیانی ایڈیٹر رانج گھٹے مناظرہ کرنے کے بعد اپنی کتابیں بغل میں دبا کر بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ مولانا شاہ احمد نورانی کے والد ماجد عالمی مبلغ اسلام مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی (خلیفہ امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ) کی لاجواب تصنیف ”مرزائی حقیقت کا اظہار“ کا انڈونیشی زبان میں ترجمہ ہوا جس کے نتیجے میں ملائیشیاء میں مرزائیوں کا داخلہ ممنوع ہو گیا۔

الحمد للہ تعالیٰ آج بھی علمائے اہلسنت بیرون و اندرون ملک شہر شہر گاؤں گاؤں، قریہ قریہ تبلیغی کانفرنس، جلسہ جلوس، نشر و اشاعت غرض ہر طرح سے مقام تحفظ ختم نبوت نظام و مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قادیانیوں کے ناپاک عزائم کو ناکام بنانے کے لئے مسلسل سرگرم عمل اور دن رات کوشاں رہتے ہیں۔ گذشتہ مئی میں دنیا نے دیکھا کہ حکومت کی جانب سے کی جانے والی ناموس رسالت بل میں ترمیم کے خلاف یا رسول اللہ ﷺ کا نعرہ بلند کرنے والے عوام اور علمائے اہلسنت نے کس طرح داتا دربار سے ریگل چوک تک اپنی جان و مال کی پروا نہ کرتے ہوئے لاکھوں گولی کی سرکار سے برسرِ پیکار ہو کر پورے لاہور کو میدان کارزار بنا دیا۔ آخر کار حکومت کو ترمیم واپس لینا پڑی۔

تنگ نظری و تعصب پرستی سے قطعاً ہٹ کر اگر ہم امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے متعقدین کے معاندین ناقدین کی رد قادیانیت کا جائزہ لیں تو حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ جو آج اہلسنت کی تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو گنٹانے بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں ان کا رد قادیانیت میں اس کا عشرِ عشر بھی نہیں ہے۔ واللہ یہ محض برائی کے واسطے نہیں صرف اور صرف حقیقت کو بیان کرنے کے لئے عرض ہے کہ صرف امام احمد رضا محدث بریلوی

رحمۃ اللہ علیہ ہی کے چند ہم عصر ”علماء“ کو لے لیجئے۔

۱۔ مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب کی رد قادیانیت میں کوئی بھی مفصل اور مبسوط کتاب سامنے نہیں آئی۔

۲۔ مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب پیشوائے اول کی کوئی کتاب رد قادیانیت میں موجود نہیں ہے۔

۳۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب کی کوئی کتاب رد قادیانیت میں ہماری نظر سے نہیں گزری۔

۴۔ مولانا اشرف علی تھانوی کی سوائے ایک کتاب ”الخطاب الملیح“ کے اور کوئی قابل ذکر رسالہ یا کتاب سامنے نہیں آئی۔

۵۔ جمعیت العلمائے اسلام مفتی محمود گروپ کے دو اراکین قوی اسمبلی غلام غوث ہزاروی اور مولانا عبدالکیم نے ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو تمام مکاتیب فکر کی جانب سے قوی اسمبلی میں پیش کی جانے والی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کی قرارداد پر دستخط کرنے سے صاف انکار کر دیا، باوجود اصرار کے دستخط نہیں کئے، آخر کیوں؟

یہ تو صرف ایک تحقیقی و تاریخی جائزہ اور محض آئینے کے طور پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ اس نے اس فتنہ (قادیانی) کی روک تھام کے لئے اپنے ان نیک بندوں سے کام لینا تھا۔ چلتے چلتے ایک الزام اور اس کی حقیقت بیان کرتا چلوں...

ایک الزام اور اس کی حقیقت

”مرزا غلام قادر جو مرزا غلام مرتضیٰ کے بیٹے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے بھائی ہیں احمد رضا خان کے پہلے استاد ہیں۔“

تحقیق اور علمی جستجو سے قطعاً عاری محض سطحی و بازاری قسم کی باتیں کرنے والوں کا یہ عجیب و غریب نیا شوشہ ہے جو آج کل جاری ہے۔

قارئین کرام! امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد مکرم مرزا غلام قادر بیگ مرحوم اور مرزا قادیانی کے بھائی غلام قادر قطعاً دو الگ الگ شخصیتیں ہیں۔ کسی شخصیت کا ہم نام ہونا کوئی معیوب بات نہیں۔ آج بھی ہزاروں مسلمانوں کے نام غلام احمد ملیں گے حتیٰ کہ دونوں شخصیات کی ولدیت حسب و نسب علیحدہ علیحدہ مذکور ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا بھائی... غلام قادر (ابن غلام مرتضیٰ) دنیا گمر کا معزول تھانیدار تھا۔ ۵۵ برس کی عمر میں ۱۸۸۳ء میں انتقال ہوا۔

(رئیس قادیان، صفحہ ۱۱ تا ۱۲ از ابوالقاسم رفیق دلاوری) جبکہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد مکرم مرزا غلام قادر بیگ مرحوم و مغفور کے متعلق مولانا ظفر الدین بہاری صاحب فرماتے ہیں:

”میں نے جناب مرزا صاحب مرحوم و مغفور (مرزا غلام قادر بیگ) کو دیکھا تھا۔ گورا چٹا رنگ، عمر تقریباً ۸۰ سال، داڑھی، سر کے بال ایک ایک کر کے سفید، علامہ باندھے رہتے تھے۔ جب کبھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لاتے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بہت ہی عزت و تکریم کے ساتھ پیش آتے۔ ایک زمانہ میں مرزا

صاحب کا قیام کلکتہ میں رہا۔ وہاں سے اکثر جواب طلب سوالات بھیجا کرتے۔
قادی میں اکثر استفناء ان کے ہیں۔ انہیں کے ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ
حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ مبارکہ ”تجلی الیقین بان نبینا سید
المرسلین“ (جو کہ مجلس رضا سرائے عالمگیر سے شائع ہو چکا ہے) تحریر
فرمایا۔“

(حیات اعلیٰ حضرت ریلوے صفحہ ۳۲) از مولانا ظفر الدین بھاری

مذکورہ بالا تفصیلات سے بخوبی واضح ہو گیا کہ یہ دونوں قطعاً الگ الگ
شخصیتیں ہیں۔

- ۱۔ قادیانی کا بھائی ۵۵ برس کی عمر میں فوت ہوا۔ جبکہ امام احمد رضا رحمۃ
اللہ علیہ کے استاد (مولانا حکیم مرزا غلام قادر بیگ ابن حکیم مرزا حسن
جان بیگ) ۸۰ برس کی عمر میں حیات تھے۔
- ۲۔ قادیانی کا بھائی معزول تھانیدار تھا۔ جبکہ امام احمد رضا محدث بریلوی
رحمۃ اللہ علیہ کے استاد مکرم ایک مدرس، قسم کے مولوی و طبیب تھے۔
- ۳۔ قادیانی کا بھائی ۱۸۸۳ء میں انتقال کر گیا۔ جبکہ امام احمد رضا محدث
بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ۱۸۸۸ء میں استفناء روانہ کرتے ہیں
جس کے جواب میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ”تجلی الیقین“ تحریر
فرماتے ہیں۔

علاوہ ازیں امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد مکرم
حضرت مولانا حکیم مرزا غلام قادر بیگ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی مرزا مطیع
بیگ کے پوتے مرزا عبدالوحید بیگ بریلی اپنی ایک بیان میں تحریر کرتے ہیں :

”حضرت مولانا حکیم مرزا غلام قادر بیگ یکم محرم ۱۲۴۳ھ بمطابق ۲۵
جولائی ۱۸۲۷ء بمقام لکھنؤ محلہ جھوائی ٹولہ میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی حکیم مرزا
حسن جان بیگ لکھنؤ سے سلسلہ طبابت بریلی آئے تھے۔ سلسلہ نسب سیدنا حضرت
فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ اس لئے فاروقی کہا جاتا ہے۔ مرزا اور
بیگ کے خطاب شاہان مغلیہ کے عطا کردہ ہیں۔ مرزا غلام قادر بیگ بھی طبابت
کرتے تھے اور دینی تعلیم بلا معاوضہ دیا کرتے تھے۔ حضرت مرزا حکیم غلام قادر
بیگ مرحوم و مغفور کا وصال یکم محرم الحرام ۱۳۳۶ھ بمطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۷ء بمقام
بریلی شریف، عمر ۹۳ سال ہوا۔ محلہ باقر گنج واقع حسین باغ میں دفن کیا گیا۔“

(مرزا عبدالوحید بیگ پوتا حضرت مولانا غلام قادر بیگ، ماہنامہ ”سنی دنیا“)
حامدین و معاندین کو جب امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا
کوئی قابل اعتراض مولانا نہ مل سکا تو ایسے بے بنیاد و لغو الزامات کا سہارا لے کر
عوام کو مغالطہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بہر حال ہم اس ناپاک جسارت کی
روک تھام کے لئے امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے رد
قادیانیت میں رسائل کا مختصر عکس پیش کر رہے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمارا دامن
دلائل و حقائق سے خالی نہیں ہے اس لئے کسی پر طعن و تشنیع و الزام تراشیوں پر
یقین نہیں رکھتے۔

میں اپنے انتہائی مشفق و مکرم پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب (مرکزی
مجلس رضا لاہور) کا بے حد مشکور ہوں جن کی تحریک پر یہ مختصر سی کاوش آپ
کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ مجلس رضا شجاع آباد کے صدر قاری غلام مر علی
صاحب، حافظ محمد رمضان چاند صاحب کا ممنون ہونے کے ساتھ ساتھ میں محترم

ماسٹر محمد انوار اللہ خان صاحب اور برادر مکرم صاحبزادہ محمد مشتاق احمد اظہری صاحب کا دلی طور سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے عدیم القریٰ ہونے کے باوجود امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب و رسائل میا کرنے میں اس ناچیز کی ہر ممکن مدد فرمائی۔ ”مجلس رضا“ اس کی اشاعت کا اہتمام کر رہی ہے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

فقیر بارگاہ رضویہ

محمد انور قریشی

(بانی و ناظم مجلس رضا)

بیرون رشید شاہ گیٹ پرانی غلہ منڈی

شجاع آباد (ملتان)

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور رد قادیانیت

قادیان لرزہ برانداز مرے نام سے ہے
کہ میں دیراں یہ عمارت بھی کیا کرتا ہوں

تاریخ اسلام کا عظیم ترین سانحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ظاہری تھا جس نے تمام مسلمانان عرب و صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے حواس پر سکتہ کی سی کیفیت طاری کر دی۔ صحابہ کرام کے لئے یہ خبر ناقابل یقین معلوم ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے باہمت اور اولوالعزم بھی اپنے ہاتھ میں تنگی تلواریں لے کر کھڑے ہو گئے تھے اور کہا تھا کہ ”جو بھی یہ کہے گا کہ رسول کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو گئے ہیں تو میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔“

صحابہ کرام ابھی اس جدائی کے صدمے سے نڈھال ہی تھے کہ ایک اور نازک صورتحال کا سامنا کرنا پڑا۔ ارتداد و الخاؤ کی ایسی آندھی چلی کہ جس نے سارے ملک عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ نئے نئے فتنوں نے جنم لیا۔ کہیں لوگ دین اسلام ہی سے منحرف ہو گئے تو کہیں نو مسلم قبائل نے احکام اسلام سے ہاتھ اٹھا لیا۔ کسی نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ بہت سے قبائل نے اسلامی فرائض میں خود ساختہ ترامیم کر لیں اور بقول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ :

”اس وقت مسلمانوں کی حالت بکریوں کے اس ریوڑ کی سی تھی جو کشادہ صحرا میں جاڑوں کی سرد رات کو بغیر چرواہے کے رہ جائے۔“

خلیفہ اول و جانشین پیغمبر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی پوری سیاسی بصیرت کے ساتھ ان لوگوں سے جملہ کر کے ان تمام فتنوں کو ختم کر دیا لیکن وصال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ سنگین فتنہ جھوٹے واعیان نبوت کا پیدا ہونا تھا۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک نبوت کے خود ساختہ دعویدار دکھائی دینے لگے۔ چونکہ آپ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشین گوئی فرمادی تھی کہ :

”جب تک تمیں (۳۰) دجال کذاب مدعی نبوت نہ نکلیں گے اس وقت تک قیامت نہ ہوگی۔“

چنانچہ ایک طرف طلحہ بن خویلد نے جو کہ بنو اسد سے تعلق رکھتا تھا آپ ﷺ کے مرض کی خبر سنتے ہی نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا تو دوسری طرف ”مسلمہ کذاب“ خود مدعی نبوت بن کر مسلمانوں سے بڑی شدت کے ساتھ ٹکرایا اور آخر کار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں جہنم رسید ہوا اور بھی کئی نام قابل ذکر ہیں جن میں ایک عورت ”سباح بنت الحارث“ قبیلہ قحطان کا ”اسود عنسی“ عمان کا ”قسط بن مالک“ قبیلہ ثقف کا ”مختار ثقفی“ تاریخ میں بہت مشہور ہیں۔ اکثر ایسا کرنے کا مقصد دنیاوی عزت و جاہ حاصل کرنا تھا۔ ان سب کا خاتمہ دور صدیقی پہلے ہجری میں ہوا اور یوں وہ لوگ کیفر کردار کو پہنچے۔

اس کے بعد اسلام کی ان آنے والی آئندہ چودہ صدیوں میں دیکھا جائے تو ہمیں تاریخ میں اور بھی کئی جھوٹے مدعیان نبوت، مدعیان مسیحیت، مدعیان مہدویت نظر آئیں گے۔ تاہم وہ اتنی شہرت نہ پاسکے ان کی خباثت سمٹ کر رہ گئی کیونکہ اسلامی اقتدار نے ان کا سختی سے قلع قمع کر دیا تھا۔ بہت سے خود اپنی موت

آپ مر گئے۔

اور اب برصغیر پاک و ہند کے قصبہ قادیان (ضلع گورداسپور پنجاب) میں ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء کو ایک اور مسلمان پٹنہ پیدا ہوا۔ یعنی (مرزا غلام احمد قادیانی ابن غلام مرتضیٰ) انگریز سرکار کا آبائی وفادار و نمک خوار جسے انگریز نے اپنے سیاسی عزائم کو کامیاب بنانے اور مسلمانان ہند میں تفرقہ اور اسلام میں دراڑ ڈالنے کے لئے پروان چڑھایا جیسا کہ مرزا خود کہتا ہے :

”میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں“

مرزا غلام احمد قادیانی جوانی میں ہسٹریا، بڑھاپے میں مایہ نولیا اور حراق جیسے موزی امراض میں مبتلا ہونے کے علاوہ ذہنی اور نفسیاتی مریض بھی تھا اور ساتھ ہی ذہین بھی تھا۔ اس لئے اس نے زندگی کی عسرت اور غربت سے نجات حاصل کرنے کے لئے نبوت کا دعویٰ کیا تاکہ دنیاوی عزت و وقار حاصل کر سکے۔ ابتداً رد عیسائیت اور رد آریہ جیسے موضوع پر کلام کیا تاکہ عام مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کر سکے۔ بعد ازاں اپنی گنگنک اور پیچیدہ مقفلی عبارت سے مسلمانوں کو گمراہ کرنے لگا۔ زیادہ تر پڑھے لکھے لوگ اس کے دام فریب میں پھنسے۔

چونکہ انگریز کا مقولہ تھا کہ ”لڑاؤ اور حکومت کرو“ سو اس نے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور دسے درے خنہ اس تحریک کو تقویت پہنچانے اور عوام میں مقبول بنانے کا سبب بنے اور رگ مسلمان کے لئے وہ ناسور پروان چڑھایا کہ شاید صدیوں اس کا مداوا نہ ہو سکے۔

اس دجال مرزا غلام احمد قادیانی نے تقریباً ۱۸۸۳ء میں اپنے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ ۱۸۹۱ء میں مثل مسیح و مسیح موعود بنے اور ۱۹۰۱ء میں آخر کار اپنی خباثت کی انتہا پر پہنچ کر نبوت کا مدعی بن بیٹھا۔ اس کے کفریات کی فہرست تو بہت طویل

ہے مگر چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

○ کبھی کہا میں ”محدث ہوں“ (توضیح المرام، صفحہ ۹ از مرزا قادیانی)

○ کبھی کہا کہ ”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔“
(دافع البلاء صفحہ ۱۱ از مرزا قادیانی)

○ ”میں ابن مریم ٹھہرا“ (کشتی نوح)

حیات مسیح علیہ السلام کو باطل ٹھہرانے کے لئے نئے نئے قول گھڑے۔
عیسیٰ مسیح کو جی بھر کر گالیاں، دشنام طرازیوں اس کی کتابوں میں مذکور ہیں اور یہ کہہ کر لعنت ابدی اور جہنم کا مستحق ہوا کہ...

○ ”سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول (مرزا غلام احمد قادیانی) بھیجا۔“ (دافع البلاء صفحہ ۱۱ از مرزا قادیانی)

اپنے خود ساختہ فرقے کا نام احمدیت رکھا نیز اپنے سوا تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا چونکہ اس کی پشت پر انگریز کا ہاتھ تھا اس لئے اس فرقہ کو اچھی خاصی مقبولیت حاصل ہوئی۔ اس دجال نے قرآنی آیات کریمہ کو مسخ کر کے من مانی تفسیریں گھڑ لیں۔ اپنے اوپر وحی آنے کا مدعی ہوا۔

○ ”بعض اوقات دیر دیر تک خدا مجھ سے باتیں کرتا رہتا ہے۔“ (سیرت المہدی، صفحہ ۵۸)

○ ”بیس سال سے متواتر اس عاجز (مرزا) کو الہام ہوتا ہے۔“ (خط مرزا اخبار الحکم قادیان، صفحہ ۲۹ جلد ۳)

جبکہ مرزا کے دیگر تمام کفریات شنیعیہ بشار اس کی کتابوں میں مذکور ہیں۔ ایک سیل رواں کی مانند پنجاب کی سرزمین سے یہ فتنہ ابھرا اور پورے پنجاب و دیگر علاقوں کو اپنی پیٹ میں بھا کر لے جانے ہی لگا تھا کہ جس طرح حضرت

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں جھوٹے کذاب دجال و مدعیان نبوت کا خاتمہ کیا اور ان کو نیست و نابود کر کے دم لیا اسی طرح ہند میں بھی ہر چار طرف سے مرزا قادیانی پر لعنت اللہ کی صداکیں بلند ہوئیں۔ ناموس رسالت کے محافظوں نے اس کا جینا حرام کر دیا۔ ہر مکاتب فکر کے علماء و مشائخ عظام، پیران کرام نے بالاتفاق قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لئے سر توڑ کوششیں کیں اور اس کو محدود کر کے رکھ دیا۔ مرزا کے اپنے اقوال و افعال سے اس کے دعوے کی تردید و مذمت فرمائی۔ اس کے دست راست حاکم انگریز کے غیض و غضب کی پردہ نہ کرتے ہوئے اس کی پرزور مخالفت کی اور عوام کو اس فتنہ سے بچانے کے لئے اپنے گھر بار چھوڑ کر اس فتنہ کے مد مقابل آن کھڑے ہوئے۔ جان کو جان اور آن کو آن نہ سمجھتے ہوئے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے سینہ سپر ہو گئے۔ اس جدوجہد میں امام اہلسنت مجدد دین و ملت قاطع شرک و بدعت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کردار ادا کیا وہ تمام عالم اسلام اور اہلسنت کے لئے قابل فخر ہے۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے اس کارنامے کو ہمیشہ تاریخ میں مدتوں یاد رکھا جائے گا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فتنہ مرزائیت کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے رسم صدیقی ادا کرتے ہوئے اپنے خانہ خنجر خونخوار و برق و بار سے اس آشیانہ باطل پر وہ قیامت نازل فرمائی کہ قادیانیت مانی بے آب کی طرح ترپ کر رہ گئی حتیٰ کہ سمٹ گئی۔ واقعی ۔

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کے چارہ جوئی کا دار ہے کہ یہ دار و دار سے پار ہے

جوش و غیرت اسلامی نے اس مفتی اعظم کو بے چین و سہ قرار کر دیا تھا۔

حرم اسلام کی خاطر اپنے پرائے کی تمیز نہ کرتے ہوئے سینہ سپر ہو گئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دین اسلام کا یہ بے باک نقیب اپنی تمام زندگی کو فتنوں کے محاسبہ میں گزار دیتا ہے۔ دنیائے اسلام کا یہ نامور مفتی اپنے بے لاگ فتوؤں سے غیرت ایمانی سے سرشار ہو کر خاص کر فتنہ مرزائیت کے خلاف برسویکار نظر آتا ہے۔ آپ اور آپ کے خلفاء، تلامذہ، میدان باصفا اور عقیدت مندان نے تحریر، تقریر، مناظرہ، مباحثہ، غرض ہر طریقہ سے مرزا کی رد میں کتب و رسائل کا اہار لگا کر مرزائیت کا ناطقہ بند کر دیا۔

قارئین کرام! اس مختصر سے پمفلٹ میں امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ان مساعی جلیلہ کا مختصر عکس ملاحظہ فرمائیں گے جو کہ آپ نے خاص اس فرقہ قادیانی کی سرکوبی کے لئے انجام دیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کے جواب میں مشہور کتابیں جو آپ نے لکھیں اور شائع ہو کر منظر عام پر آئیں مختصر جائزہ پیش خدمت ہے۔

قادیانی مناظر

شیریشہ اہلسنت ابوالفتح مولانا محمد حشمت علی خان صاحب مناظر اسلام راوی ہیں کہ ایک روز بعد نماز عصر ایک قادیانی مناظر بغرض بحث و مباحثہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے خبیث دجل قادیانی کے کفر قطیعیہ تقبیہ پیش فرمائے تو قادیانی مناظر لاجواب ہو گیا اور آخر کار عاجز ہوتے ہوئے کہنے لگا :

”وہ ہمارے حضرت مرزا صاحب (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اپنی کتاب ”البریۃ“ میں لکھا ہے کہ خدا نے میرا نام غلام احمد قادیانی رکھ کر بتلایا کہ تیرہ سو

سال بعد تیرا ظہور ہو گا کیونکہ غلام احمد قادیانی کے عدد بھی تیرہ سو ہیں اور جس وقت ہمارے حضرت (مرزا قادیانی) نے دعویٰ نبوت کیا تھا اس وقت بھی ۱۳۰۰ھ کا زمانہ تھا۔“

امام اہلسنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دجال کی اس تحریفانہ عددی حساب کے فوراً پرچے اڑا دیئے۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ جامع علوم و فنون نے فرمایا :

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هل انبئکم علی من تنزل الشیطان تنزل علی کل افاک اثیم ○ یلقون السمع واکثرہم کذبون ○
(ترجمہ) ”کیا میں تمہیں بتا دوں کہ کس پر اترتے ہیں شیطان، اترتے ہیں بڑے بہتان والے گنہگار پر، شیطان اپنی سنی ہوئی ان پر ڈالتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہیں۔“

اس آیت مبارکہ کے عدد مبارک بھی پورے تیرہ سو ہیں تو گویا رب عزوجل نے اس آیت کریمہ میں اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ ۱۳۰۰ھ میں ایک شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا جس کے مشہور نام کے عدد بھی تیرہ سو ہوں گے۔ وہ بھی انہی بڑے بہتان والے گنہگاروں میں سے ہو گا۔ وہ ہرگز ملہم رحمانی نہ ہو گا بلکہ شیطانی ہو گا اور اس پر شیاطین اتر کریں گے اور اس پر شیطانی وحی نازل ہوا کرے گی اور وہ اکثر جھوٹے ہیں۔

(تجانب اہلسنت، صفحہ ۲۱۰ از قادی محمد طیب صاحب دانا پوری)
قادیانی مناظر ناکام و نامراد ہو کر واپس چلا گیا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو علم الاعداد پر پوری دسترس حاصل تھی۔

چونکہ مجدد ملت اسلامیہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا شروع ہی سے اکثر وقت تصنیف و تالیف میں گزرتا تھا اس لئے آپ کو مجمع میں تقاریر کرنے کے بہت کم مواقع میسر ہوئے۔ جہاں سے باطل فرقوں کے مناظر چلیج کرتے وہاں اکثر اپنے صاحبزادوں، خلفاء کو دفاع کے ساتھ روانہ فرماتے اور آپ کتب و رسائل کے ذریعے باطل فرقوں کی تردید و مذمت فرماتے رہتے۔

”جب دین میں کوئی نیا فتنہ اٹھتا سب سے پہلے حضور (امام احمد رضا) کے زبان و قلم کو حرکت ہوتی اور کامل استیصال فرما کر چھوڑتی۔ خیال کرتا ہوں کہ ہر فتنہ انگیز کو فتنہ پھیلانے سے قبل یہ خیال مدت نامت تک باز رکھتا کہ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کی سیف زبان و نیزہ قلم کا کیا جواب ہو گا۔“

(وصایا شریف، صفحہ ۲۴ از امام احمد رضا رحمہ اللہ)

۱۔ جزاء اللہ عدوہ بابائے ختم نبوة

(دشمن خدا کے ختم نبوت سے انکار پر خدائی جزاء)

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت بہ دلائل مفصل طور پر تاریخی حوالہ جات سے ثابت کرنے کے لئے ۱۱۱ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ۱۳۱۷ھ بمطابق ۱۸۹۹ء میں تصنیف فرمائی جس میں مسائل جناب شیخ خدا بخش سکند محلہ سوئی گری کی پول سے ۱۹ رجب ۱۳۱۷ھ کو استفسار فرمایا تھا کہ

”حضرت علی وفاطمہ و حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیاء و رسول کہنے و ثابت کرنے والے کے کیا احکام ہیں اسے سید کہنا روا ہے یا نہیں؟“

اگرچہ مرزا قادیانی کی کسی کتاب کے جواب یا رد میں یہ کتاب نہیں لکھی

گئی لیکن اصل مقصد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت ثابت کرنا ہے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بعد رسول مقبول ﷺ کے کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا فرض قرار دیا ہے اور ختم نبوت کے منکر کو کافر قرار دیتے ہیں۔ آیات قرآن کریم کے علاوہ تقریباً ایک سو بیس (۱۳۰) احادیث مبارکہ اور تقریباً تیس (۳۰) نصوص تحریر فرمائیں جیسا کہ اس کے تعارف میں خود فرماتے ہیں :

”اللہ و رسول نے مطلقاً نفی نبوت تازہ فرمائی۔ شریعت جدیدہ وغیرہ کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحتہ ”خاتم بہ“ معنی آخر بتایا۔ متواتر احادیث میں اس کا بیان آیا ہے۔ صحابہ کرام سے اب تک تمام امت موعودہ نے اسی معنی ظاہر و متبادر و عموم و استغراق حقیقی نام پر اجماع کیا۔ تمام انبیاء کے خاتم ہیں اور اسی بناء پر سلفاء خلفاء آئمہ مذاہب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر کہا۔“

”فقیر غفرلہ المولی القدر (احمد رضا) نے اپنی کتاب (جزاء اللہ عدوہ بابائے ختم نبوة) جس میں اس مطلب ایمانی پر صحاح و سنن، اسانید و معاجیم و جوامع سے ایک سو بیس حدیثیں اور تکفیر منکیر پر ارشادات ائمہ، علمائے قدیم و حدیث مبارک عقائد در اصول فقہ و حدیث سے ۳۰ نصوص ذکر کئے۔ والحمد للہ۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۶، صفحہ ۵۹)

مسند امام احمد شریف و ترمذی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث پاک بھی نقل کر کے رافضی حضرات کا شک و شبہ دور کر دیا ہے کہ لو کان بعد نبی لکان عمر بن الخطاب ”اگر میرے (حضور ﷺ) بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔“

آخر میں مولانا شیخ احمد کی مدرس مکہ مکرمہ کی زور دار تقریظ موجود ہے۔
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبوت سے متعلق علمائے بدایوں، لاہور، حیدر آباد،
دکن، دہلی، کانپور، سہارنپور، دیوبند، گنگوہ کے فتاویٰ جات درج ہیں۔ سائل کا
جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

”منافق کو سید نہ کہو، سید کفریہ عقیدہ نہیں رکھ سکتا۔“ (جزاء اللہ عددہ
بایاستہ فتم نبوت، صفحہ ۹۷ مطبوعہ لاہور)

۲۔ السوء والعقاب علی المسیح الکذاب

(جھوٹے مسیح پر عذاب و عقاب)

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی رد
میں یہ خاص رسالہ مشتمل بر صفحات ۲۳ مستفتی مولوی عبدالغنی ساکن امرتسر
کے جواب میں ۲۱ ربیع الآخر ۱۳۲۰ھ قریباً ۱۹۰۲ء میں تلمبند اور شائع فرمایا۔ یعنی مرزا
قادیانی کے دعویٰ نبوت کے تقریباً ایک سال بعد سائل کا سوال تھا کہ مرد کا مرزائی
ہونے کے بعد مسئلہ زوجیت کے کیا احکام ہیں۔ اول صفحات میں امرتسر کے دس
علماء کے فتوؤں کے خلاصہ جات درج کئے گئے ہیں جن میں بالاتفاق مرزا قادیانی کو
کافر قرار دیا گیا ہے۔ نیز مشکوٰۃ کے زوجیت سے علیحدہ ہونے اور مرد وغیرہ کے احکام
صادر کئے گئے ہیں۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ چھ پر مرزا کو مسیح
دجال علیہ اللعن والنکال کا لقب دے کر مرزا قادیانی کی کتب (ازالہ اوہام،
توضیح المرام، دافع البلاء، براہین احمدیہ، معیار الادیاء) وغیرہا سے قادیانی کے بیشتر
مشہور مشہور کفریہ عقائد تحریر فرمائے ہیں۔ ساتھ ہی ان کا زور دار رد بھی فرماتے

کے۔ ایک قادیانی تاویل کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

”قادیانی اس تاویل کی آڑ لیں کہ یہاں نبی و رسول کے معنی لغوی مراد
ہیں۔ یعنی خبردار یا خبر دہندہ اور فرستادہ، مگر یہ محض ہوس اول صریح لفظ میں تاویل
نہیں سنی جاتی۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے کہ کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا کہے
کہ میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ لے کہ میں پیغام پہنچانے والا اپنی ہوں کافر ہو جائے
گیا۔ لغوی معنی ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی و عرضی رسالت نبوت مقصود اور
کفر و ارتداد یعنی قطعی موجود۔“

آیت قرآنی، حدیث مبارکہ و دیگر فتاویٰ سے تحریر درج کرنے کے بعد
واضح الفاظ میں قادیانیوں سے متعلق احکام میں فرماتے ہیں :

”ان اقوال مذکورہ کا قائل بیباک، کافر، مرتد، کذاب، ناپاک ہے۔ اگر
یہ اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو واللہ وہ یقیناً کافر اور جو اس کے ان
اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔“ (السوء
والعقاب علی المسیح الکذاب، صفحہ ۲۰ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ لاہور)
دوسری جگہ صرف کلمہ گوئی پر مدار اسلام رکھنے والے حضرات کو مخاطب
کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

”اس مرزا قادیانی کی تکفیر میں چون و چرا کریں تو وہ بھی کافر و اراکین
بھی کفار، مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال نجس الاہوال کے متعقد بھی نہ ہوں
مگر جبکہ صریح کفر وہ کلمے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا و مقبول خدا کہتے
ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحق نار ہیں۔“ (السوء والعقاب علی المسیح
الکذاب، صفحہ ۲۰ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ لاہور)

قادیانیوں کے احکام

- ”یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان (قادیانیوں) کے احکام بیحد مرتدین کے احکام ہیں۔“
- ”جو شخص بلا وصف کلمہ گوئی و ادعائے اسلام کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے۔“
- ”جو اس (مرزا غلام احمد قادیانی) کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔“

(السوء والعقاب علی المسیح الکذاب، صفحہ ۲۱ مطبوعہ لاہور)

آخر میں سائل کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

”شوہر کے کفر کرتے ہی عورت فوراً نکاح سے نکل جاتی ہے۔ اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام و توبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے زنائے محض ہے۔ جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو“ یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر و ساز ہیں۔“ (السوء والعقاب علی المسیح الکذاب، صفحہ ۲۱ از امام احمد رضا رحمہ اللہ مطبوعہ لاہور۔)

۳۔ حسام الحرمین

مجدد مائتہ حاضرہ و ملت طاہرہ مفتی اسلام امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی مشہور و معروف تصنیف ہے جو کہ عربی زبان میں ہے۔ اس کا اردو ترجمہ مولانا حسنین رضا خان صاحب نے ”مبین احکام و تصدیقات اعلام“ کے نام سے کیا ہے۔ یہ ایک مفصل فتویٰ پر مشتمل ہے جو کہ ۱۵۸ صفحات پر محیط ہے۔ اسے مکتبہ نبویہ سچ بخش روڈ لاہور نے شائع کیا۔ اس پر حجاز شریف کے ۳ علمائے

کرام و مفتیین شرع نے اپنی تصدیقات درج کیں۔ ان مفتیان کرام نے بر ملا آپ کی علمیت کا اعتراف کرتے ہوئے آپ (امام احمد رضا رحمہ اللہ) کو ”مجدد برحق“ کا لقب عطا فرمایا۔ یہ کتاب ہند میں نئے پیدا ہونے والے فتنوں و فرقوں کے عقائد باطلہ کفریہ اور ان کے متعلق شرعی احکام پر مشتمل ہے۔ ان میں بھی سرفہرست یہی خاص فرقہ یعنی مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

۱۳۲۲ھ بمطابق ۱۹۰۲ء میں یہ کتاب منظر عام پر آئی۔ امام احمد رضا محدث

بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس فرقہ کے متعلق فرماتے ہیں :

”ان میں سے ایک فرقہ (مرزائیہ) ہے اور ہم نے ان کا نام غلامیہ رکھا ہے۔ غلام احمد قادیانی کی طرف نسبت، وہ ایک دجال ہے۔ جو اس زمانہ میں پیدا ہو کر ابتداً مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور واللہ اس نے سچ کہا کہ وہ مسیح دجال کذاب کا مثل ہے اپنی کتاب (براہین غلامیہ) احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب بتانا یہ بھی شیطان ہی کی وحی سے ہے پیشین گوئیوں میں اس کا جھوٹ نہایت کثرت سے ظاہر ہوتا ہے یونہی شقاوت کی سیڑھیاں چڑھتا گیا۔ اس نے چاہا کہ مسلمان زبردستی اس کو ابن مریم بنالیں، مسلمان اس پر راضی نہ ہوئے اور عیسیٰ کے فضائل انہوں نے پڑھنا شروع کئے تو لڑائی کے لئے اٹھا اور عیسیٰ علیہ السلام میں عیب اور خرابیاں بتانا شروع کیں۔ اس کے کفریات ملعونہ اور ہمت ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کے اور تمام دجالوں کے شر سے پناہ دے۔“ (حسام الحرمین، صفحہ ۲۰ از امام احمد رضا رحمہ اللہ، مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور)

عقائد مرزا کو مختصر طور پر تحریر کرنے کے بعد فتوے کے آخر میں فرماتے ہیں ”خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ (طاغوت مرزا قادیانی) سب کے سب کافر، مرتد ہیں۔ باجماع امت اسلام سے خارج ہیں۔“ (حسام الحرمین، صفحہ ۳۲، از امام احمد رضا

مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور

۴۔ البحر الہدائی علی المرتد القادیانی

(قادیانی مرتد پر خدائی تلوار)

فاتح قادیانیت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب مرغاب آخری تصانیف سے ہے جو کہ ۳ محرم الحرام ۱۳۳۰ھ کو مستفتی شاہ میر خاں قادری ساکن پہلی بھیت کے سوال کے جواب میں کانپور سے شائع ہوئی۔ ۱۹۸۲ء میں مرکزی مجلس رضا لاہور نے اسے دوبارہ شائع کیا۔

یہ رسالہ خاص مرزا قادیانی کے مسئلہ وفات مسیح کے رد میں لکھا گیا ہے۔ سائل نے ایک آیت قرآنی اور ایک حدیث مبارکہ پیش کر کے (جس سے قادیانی عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر استدلال کرتے تھے) یہ دریافت فرمایا تھا کہ آخر اس استدلال کا جواب کیا ہے۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ استدلال کا جواب دینے سے پیشتر قادیانیوں کے اس بحث میں الجھانے کے اغراض و اسباب بتائے اور پھر سلت وجہ سے واضح کیا کہ آیت قرآنی قادیانیوں کے لئے دلیل نہیں بن سکتی، فرماتے ہیں :

”قبل جواب ایک امر ضروری ہے کہ اس سوال و جواب سے ہزار درجہ اہم ہے معلوم کرنا لازم ہے۔ بے دہیوں کی بڑی راہ فراد یہ ہے کہ انکار کریں ضروریات دین کا اور بحث چاہیں کسی ہلکے پھلکے مسئلے میں جس میں کچھ گنجائش دست و پا زن ہو۔“

مزید فرماتے ہیں :

”حیات و وفات سیدنا عیسیٰ رسول اللہ علی نبینا الکریم و علیہ الصلوٰۃ

الصلوات کی بحث چھیڑتے ہیں جو کہ ایک فری سہل خود مسلمانوں میں ایک نوع کا انتہائی مسئلہ ہے جس کا اقرار یا انکار کفر تو درکنار ضلال بھی نہیں۔ نہ ہرگز وفات مسیح ان مرتدین کو مفید۔“

(البحر الہدائی علی المرتد القادیانی، صفحہ ۳ از امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

مولانا مولوی نعیم الدین صاحب مراد آبادی، مولانا مولوی ظفر الدین صاحب بہاری، مولوی احمد افتخار میرٹھی، احمد علی صاحب میرٹھی، مولوی رحمہ اللہ، مولانا مولوی امجد علی صاحب اعظمی یہ خلفاء حضرات آریہ مناظر رام چندر وغیرہ سے مناظرہ کر کے مظفر و منصور واپس آکر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئے تو امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا :

”قادیانی وغیرہ تو یہی چاہتے ہیں کہ اصول چھوڑ کر فروعی مسائل میں گفتگو ہو۔ انہیں ہرگز یہ موقع نہ دیا جائے۔“

(ملفوظات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ ۱۰۰)

”ان (مرزائیوں) کا مقصد اس افتراء سے وفات مسیح ثابت کرنا ہے اور جب وفات مسیح ثابت ہو جائے گی تو ان کے نزدیک نزول نہ ہو گا تو ایک مثل کا نزول ماننا پڑے گا۔“ (ملفوظات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ ۳۳۶ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ پروگریو بکس لاہور)

مسئلہ حیات و نزول مسیح کو ثابت کرنے کے لئے آپ نے اس رسالہ مبارکہ میں شروع میں تقریباً چھ آیات قرآنی، دو احادیث مبارکہ پیش کر کے ان مرزائیوں کے استدلال کا جواب دیا ہے۔

مرزا کے بارے میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے تاثرات

”بفرض باطل ابنہم بر علم، پھر اس سے قادیان کا مرتد، رسول اللہ کا مثل

کیونکر بن بیٹھا؟ کیا اس کے کفر، اس کے کذب، اس کی وقاحتیں، اس کی فضیلتیں، اس کی خباثتیں، اس کی نپائیاں، اس کی بیہکلیاں کہ عالم آشکار ہیں چھپ سکیں گی اور جہاں میں کوئی عقل و دین والا ایلیس کو جبریل کا مثل مان لے گا؟“ (الجزاز الدیانی علی المرتد القادیانی، صفحہ ۲۶ از امام احمد رضا رحمہ اللہ)

قادیانیوں کی چالاکی

”یہ مرزائیوں کی علانیہ تکذیب کرنے والا، یہ رسولوں کو فحش گالیاں دینے والا، یہ قرآن مجید کو طرح طرح رد کرنے والا، مسلمان بھی ہونا محال نہ کہ رسول اللہ کی مثال۔ قادیانیوں کی چالاکی کہ اپنے میلہ کے نامسلم ہونے سے یوں گریز کرتے اور اس کے ان صریح ملعون کفروں کی بحث چھوڑ کر حیات و وفات مسیح کا مسئلہ چھیڑتے ہیں۔“ (الجزاز الدیانی، صفحہ ۲۶ از امام احمد رضا رحمہ اللہ)

امام احمد رضا فاتح قادیانیت سیدنا مسیح علیہ السلام کے مشہور اوصاف جلیلہ و معجزات کریمہ جو کہ قرآن مجید میں مذکور ہیں لکھنے کے بعد قادیانی دجال سے موازنہ کرتے ہوئے کہتے ہیں :

”ظاہر ہے کہ قادیانی ان میں سے کچھ نہ تھا پھر وہ کیونکر مثل مسیح ہو گیا۔“ از لہ اوہام سے کفریات بے شمار نقل کر کے فرماتے ہیں ”بہر حال یہ تو ثابت ہوا کہ یہ مرتد مثیل مسیح نہیں۔“

قادیانی کے سفید جھوٹ

”قادیانی مدعی نبوت تھا اور سخت جھوٹا کذاب جس کے سفید چمکتے ہوئے جھوٹ وہ محمدی والے نکاح اور انبیاء کے چاند والے بیٹے قادیان و قادیانیہ کے محفوظ از طاعون رہنے کی پیشین گوئی دے رہا ہیں۔“ (الجزاز الدیانی، صفحہ ۴۱ از امام

(احمد رضا رحمہ اللہ)

تقریباً ۱۸ آیات قرآنی تین احادیث مبارکہ اور تفسیر العمدی انوار التنزیل، تفسیر عنایت القاضی و فتح الباری سے عبارات وغیرہ درج فرما کر قادیانیوں کے وفات مسیح کے مسئلہ کا زور دار رد فرمایا ہے۔

آخر میں امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

والمرزائیۃ لعنا کباراً ”میں (احمد رضا رحمہ اللہ) کہتا ہوں کہ مرزائیوں پر بھی بڑی لعنت ہو۔“ (الجزاز الدیانی، صفحہ ۳۹ از امام احمد رضا رحمہ اللہ)

۵۔ الصارم الربانی علی اسراف القادیانی

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے جناب حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا خان صاحب نے سب سے پہلے قادیانی کی رد میں کانپور سے موصول ہونے والے ایک استفتاء کے جواب میں یہ رسالہ ”الصارم الربانی علی اسراف القادیانی“ قلمبند فرمایا جو کہ پہلے ماہنامہ ”تحفہ حنفیہ“ کے کئی شماروں میں مسلسل قسط وار شائع ہوتا رہا بعد ازاں یہ کتابی صورت میں ۱۳۱۵ھ برطانیہ ۱۸۹۷ء میں بریلی سے شائع ہوا جس میں حیات مسیح کے متعلق مفصل بحث ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے مثل مسیح ہونے کا زبردست رد کیا گیا ہے۔ خود امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس رسالہ کے بارے میں لکھتے ہیں :

”پہلے اس اوعائے کاذب (مرزا) کی نسبت سمارپور سے سوال آیا تھا

جس کا ایک مبسوط جواب ولد اعز فاضل نوجوان مولوی حامد رضا خان محمد حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور بنام تاریخی ”الصارم الربانی علی اسراف القادیانی“ مسمیٰ کیا۔ یہ رسالہ حامی سنن، حامی فتن، ندوہ شکن، ندوی گلن، مکرمنا قاضی عبدالوحید

صاحب خفی فردوسی "صیین عن الفتن" نے اپنے رسالے مبارکہ تحفہ خفیه میں کہ عظیم آباد سے ماہوار شائع ہوتا ہے طبع فرما دیا۔ بحمد اللہ تعالیٰ اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا اور اللہ عزوجل قادر ہے کہ کبھی نہ لائے اس کی تحریرات یہاں نہیں ملتیں۔" (السوء والعقاب والمسح الکذاب، صفحہ ۴ از امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور)

۶۔ المبین ختم النبیین

۱۸ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مولوی ابوظاہر نبی بخش صاحب سکند بہار شریف نے لفظ "خاتم النبیین" میں الف لام عمد خارجی سے متعلق ایک استفتاء مرتب کر کے امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا جس کے جواب میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ رسالہ تحریر فرمایا، آپ فرماتے ہیں :

"حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل و بلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے۔ جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنیٰ شک و شبہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے۔" (المبین ختم النبیین صفحہ ۹۷)

"یعنی جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کی نبوت کا ادعا کرے کافر ہے۔"

"یعنی تمام امت مرحومہ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے، وہ بتاتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہ ہو گا اور تمام امت

نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یا تخصیص نہیں۔ تو جو شخص لفظ خاتم النبیین میں النبیین کو اپنے عموم اور استغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنوں کی بک یا سرسائی کی بہک ہے۔ اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں۔ اس نے نص قرآنی کو بھٹایا جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔" (المبین خاتم النبیین صفحہ ۹۹ بشمول رسائل رد مرزائیت از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن)

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "جیسے آج کل دجال قادیانی بک رہا ہے کہ خاتم النبیین سے ختم نبوت شریعت جدیدہ مراد ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ کا مروج و تابع ہو کر آئے کچھ حرج نہیں اور وہ خبیث اس سے اپنی نبوت جملنا چاہتا ہے۔" (المبین خاتم النبیین صفحہ ۱۰۱ بشمول رسائل رد مرزائیت از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن)

۷۔ قمر الدیان علی مرتد بقادیان (مرتد قادیانی پر قرآنی)

امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ میں آپ کے برادر کرامی جناب حضرت مولانا مولوی محمد حسن رضا خان صاحب کی زیر اوارت قادیانیوں کی رد مذمت میں ایک ماہوار رسالے کا اجرا فرمایا جس کا عنوان تھا "قمر الدیان علی مرتد بقادیان" جو قادیانیوں کی اچھی طرح خبر لیتا تھا۔ اس ۱۳۲۳ھ بمطابق ۱۹۰۵ء کا ایک شمارہ جو کہ ۱۹۵۲ء میں لاہور سے دوبارہ سید ابوب علی رضوی

کے ذرا اہتمام طبع ہوا ہمارے زیر نظر ہے۔ رسالے کے اجراء کی وجوہات بیان کرتے ہوئے حسن رضا خان صاحب فرماتے ہیں :

”رسالہ ماہواری رد قادیانی کی ابتدا حکمت الہیہ نے اس وقت پر رکھی تھی کہ یہاں دو چار جاہلان محض اس کے (مرزا) مرید ہو آئے۔ مسلمانوں نے حسب حکم شرع شریف ان سے میل جول، ارتباط، سلام و کلام یک لخت ترک کر دیا۔ دین میں فساد مسلمانوں میں فتنہ پیدا کرنے والوں نے یہ العذاب اللہی دون العذاب اکبر پکھا۔“ (قمر الدیان علی مرتد بقادیان، صفحہ ۳ مطبوعہ لاہور طبع ثانی) قادیانی

خانوادہ اعلیٰ حضرت ”رحمۃ اللہ علیہ کے رد و مذمت سے عاجز ہو گئے۔ اشتہارات میں گلی گلوچ، علمائے اہلسنت کو گالیاں، بدزبانی، اکاذیب، بدستنی، کلمات شیطانی پر اتر آئے اور آخر کار تنگ آکر ایک مناظرے کا چیلنج دے دیا۔

قادیانیوں کے مناظرہ کے اشتہار بنام (اطلاع ضروری) کے جواب میں مناظرے کے لئے حضرت مولانا حسن رضا خان صاحب کی طرف سے رسالہ ”ہدایت نوری“ بجواب اطلاع ضروری شائع کیا گیا جس میں حسن رضا خان صاحب فرماتے ہیں :

ہاں ہاں قادیانیوں کو تیار رہنا چاہئے اس سخت وقت کے لئے جب واحد قہار اپنی مدد مسلمانوں کے لئے نازل فرمائے گا اور جھوٹے مسیح جھوٹی وحی کا سب جال بچ بھونہ کھل جائے گا۔ (قمر الدیان علی مرتد بقادیان، صفحہ ۶)

جبکہ دوسرے شمارے میں دعوت مناظرہ شرائط و طریق مناظرہ مندرج ہیں جن کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ قادیانیوں کے وہ رسائل پمفلٹ اشتہارات وغیرہ دستیاب نہ ہو سکے جن میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور خانوادہ امام احمد رضا کو

گالیاں، بدزبانی کا نشانہ بنایا گیا ہے جس کا ذکر مولانا صاحب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

”پیارے بھائیو! عزیز مسلمانو! کیا یہ خیال کرتے ہو کہ ہم گالیوں کا جواب گالیاں دیں۔ حاش! للہ ہرگز نہیں بلکہ ان دل کے مریضوں اور ان کے ساختہ مسیح مرزا قادیانی کو گلی کے جواب میں یہ دکھائیں گے، ان کی آنکھیں صرف اتنا دکھا کر کھولیں گے کہ شستہ دہنو! تمہاری گندی گلی تو آج کی نئی زالی نہیں، قادیانی ہمارے ہمیشہ سے علماء ائمہ کو سڑی گالیاں دینے کا دھنی ہے۔ استغفر اللہ!“ (قمر الدیان علی مرتد بقادیان، صفحہ ۶ مطبوعہ لاہور)

بقیہ رسالے میں تفصیلاً ”دجال مرزا قادیانی کے کفریات“ اللہ کے محبوبان اللہ کے رسولوں حتیٰ کہ خود اللہ عزوجل پر قادیانی کی لچھے دار گالیاں نقل فرمائی ہیں۔ فرماتے ہیں :

کیوں مسلمانو! قرآن سچا یا قادیانی؟ ضرور قرآن سچا ہے اور قادیانی کذاب جھوٹا۔ کیوں مسلمانو! جو قرآن پاک کی تکذیب کرے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ ضرور کافر ہے، ضرور کافر۔“ (قمر الدیان علی مرتد بقادیان، صفحہ ۱۲)

”مسلمان تو کذب قرآن کو مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے قطعاً کافر، مرتد، زندیق، بے دین ہے نہ کہ نبی و رسول بن کر اور کفر پر کفر چڑھے۔ اللہ لعنتہ اللہ علی الکفرین۔“ (قمر الدیان علی مرتد بقادیان، صفحہ ۱۲ مطبوعہ لاہور)

۸۔ المسیح الدیانی علی راس الوسواس الشیطانی

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے صاحبزادگان، برادر گرامی نے قادیانیوں کے خلاف جو کچھ لکھا اس کی مختصر جھلک آپ ملاحظہ کر چکے

ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے ایسے رسائل، پمفلٹ، کتابیں ہیں جو کہ شائع ہونے کے بعد گوشہ گمنامی میں چلی گئیں۔ مذکورہ بالا رسالہ آپ امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے نے رد قادیانیت میں لکھا ہے۔ مگر افسوس کہ تلاش بسیار کے باوجود مذکورہ رسالہ دستیاب نہ ہو سکا۔

قادیانیوں کے احکام

قادیانی مرتد ہیں

”احکام دنیا میں سب سے بدتر مرتد ہے اور مرتدوں میں سب سے خبیث تر مرتد منافق، قادیانی، نیچری، چکڑالوی کہ کلمہ پڑھتے، اپنے آپ کو مسلمان کہتے، نماز وغیرہ افعال اسلام بظاہر بجالاتے، بائیس ہمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرتے یا ضروریات دین سے کسی شے کا انکار رکھتے ہیں۔ ان کی اس کلمہ گوئی و اوعائے اسلام اور افعال و اقوال میں مسلمانوں کی نقل اتارنے ہی نے ان کو اثبٹ وافر اور ہر کافر اصل یہودی، نصرانی بت پرستی، بخوسی سب سے بدتر کر دیا کہ یہ آکر پلٹے، دیکھ کر اٹکے، واقف ہو کر اوندھے۔“

(احکام شریعت، صفحہ ۱۳۴ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

قادیانی کے پیچھے نماز : ”قادیانی چکڑالوی وغیرہم ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔“ (احکام شریعت، صفحہ ۱۳۸ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ لاہور)

قادیانی کا ذبیحہ : ”ان سب قادیانی کے ذبحے محض نجس و مردار حرام قطعی ہیں۔ اگرچہ لاکھ بار نام الہی لیں اور کیسے ہی متقی پرہیزگار بننے ہوں کہ یہ سب مرتدین ہیں۔“ (احکام شریعت، صفحہ ۱۳۳ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

قادیانیوں کو زکوٰۃ : ”زکوٰۃ کا روپیہ قادیانی کو دینا حرام اور اگر ان کو دے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔“ (احکام شریعت، صفحہ ۱۵۹ از امام احمد رضا، مطبوعہ لاہور)

قادیانی کی نماز جنازہ : ”قادیانی و غیرہم کفار مرتدین کے جنازہ کی نماز انہیں جانتے ہوئے پڑھنا کفر ہے۔“ (ملفوظات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ ۹۸ از امام احمد رضا، مطبوعہ پروگریس بکس لاہور)

قادیانیوں کو مظلوم سمجھنے والوں کے احکام

”قادیانی کو اس فعل مسلمانان سے (یعنی قادیانیوں سے بائیکاٹ) سے مظلوم جاننے اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے۔ بیوی اپنے شوہر پر حرام ہوگی جب تک نئے سرے سے مسلمان ہو کر اپنے ان کلمات سے توبہ نہ کرے۔“

(احکام شریعت، صفحہ ۱۹۷، از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ لاہور)

قادیانیوں سے قربت داری

”اگر ثابت ہو کہ وہ (لڑکی کا باپ) مرزائیوں کو مسلمان جانتا ہے، اس بناء پر یہ تقریب (شادی) کی تو خود کافر و مرتد ہے۔ علمائے کرام حرمین شریفین نے قادیانی کی نسبت بالاتفاق فرمایا کہ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر، اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت حیات کے سب علاقے اس سے قطع کر دیں۔ بیمار پڑے تو پوچھنے جانا حرام، مرجائے تو اس کے جنازے میں جانا حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۶، صفحہ ۵۱ از امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

مجدد وقت کیلئے

”بست سے لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد مانتے ہیں۔ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ... مجدد کا کم از کم مسلمان ہونا تو ضروری ہے اور قادیانی کافر و مرتد تھا۔ ایسا کہ تمام علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا کہ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۶ صفحہ ۸۱)

قادیانیوں کی نماز و خطبہ

”نہ قادیانیوں کی نماز ہے نہ ان کا خطبہ، خطبہ کہ وہ مسلمان ہی نہیں۔ اہلسنت اپنی اذان کہہ کر اس مسجد میں اپنا خطبہ پڑھیں، اپنی جماعت کریں، یہی اذان و خطبہ و جماعت شرعاً معتبر ہوں گے اور اس سے پہلے جو کچھ قادیانی کر گئے باطل مردود محض تھا۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۳ صفحہ ۷۷۹ از امام احمد رضا بریلوی، مطبوعہ لاکل پور)

مرزائی کا نکاح

”مرزائی مرتد ہیں۔ کما حوین فی حسام الحرمین اور مرتد مرد ہو یا عورت اس کا نکاح کسی مسلمان یا کافر اصلی یا مرتد غرض انسان یا حیوان جہاں بھر میں کسی سے نہیں ہو سکتا۔ جس سے ہو گا زنائے محض ہو گا۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۵، صفحہ ۱۳۳ از امام احمد رضا بریلوی، مطبوعہ لاہور)

مرتد قادیانی

”لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ“ کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا جو قائل ہو تو وہ مطلقاً کافر و مرتد ہے۔ اگرچہ کسی ولی یا صحابی کے لئے مانے قال اللہ تعالیٰ ولكن الرسول اللہ خاتم النبیین وقال اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا خاتم النبیین لانی بعدی لیکن قادیانی تو ایسا مرتد ہے جس کی نسبت تمام علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ من شک فی کفرہ فقد کفر اسے معاذ اللہ کج موعود یا مہدی یا مجدد یا ایک اونٹنی درجہ کا مسلمان جاننا درکنار جو اس کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہو کر اس کے کافر ہونے میں اونٹنی شک کرے وہ خود کافر مرتد ہے۔“ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۵، صفحہ ۱۳۸ از امام احمد رضا بریلوی)

امام احمد رضا رحمہ اللہ کا پیغام اہلسنت کے نام

اپنے محبوب اہلسنت والجماعت کو بڑی ہی محبت و شفقت آمیز لہجہ میں نصیحت و وصیت کرتے ہوئے مجدد دین ملت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

”تم (اہلسنت) محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھولی بھڑیس ہو۔ بھڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں برکا دیں، تمہیں فتنے میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں۔ ان سے بچو اور دور بھاگو۔ قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض

کتنے ہی فرتے ہوئے اور سب سے نئے گاندھوی ہوئے
جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا۔ یہ سب
بھیڑے ہیں، تمہارے ایمان کی ٹانگ میں ہیں، ان کے
حلموں سے اپنے ایمان کو بچاؤ۔“

(وصایا شریف، از امام احمد رضا رحمہ اللہ، صفحہ ۶ مطبوعہ بریلی)

مآخذ و مراجع

جزاء اللہ عدوہ بابائیکہ ختم نبوة	از امام احمد رضا رحمہ اللہ	مکتبہ نبویہ لاہور
السوء والعقاب علی المسیح الکذاب	از امام احمد رضا رحمہ اللہ	مکتبہ نبویہ لاہور
حسام الحرمین شریفین	از امام احمد رضا رحمہ اللہ	مکتبہ نبویہ لاہور
الجزاز الدیانی علی مرتد القادیانی	از امام احمد رضا رحمہ اللہ	مطبوعہ مرکزی مجلس رضا لاہور
الحسین ختم النبیین	از امام احمد رضا رحمہ اللہ	مطبوعہ رضافاؤنڈیشن لاہور
ملفوظات اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ	از امام احمد رضا رحمہ اللہ	مطبوعہ پروگریسو بکس لاہور
احکام شریعت	از امام احمد رضا رحمہ اللہ	شبیر برادرز لاہور
الاعطایا النبویہ الفتاویٰ الرضویہ ج ۶	از امام احمد رضا رحمہ اللہ	
الاعطایا النبویہ الفتاویٰ الرضویہ ج ۳	از امام احمد رضا رحمہ اللہ	مطبوعہ سنی دارالاشاعت
		رضویہ لاکل پورہ
الاعطایا النبویہ الفتاویٰ الرضویہ ج ۵	از امام احمد رضا رحمہ اللہ	مکتبہ نبویہ لاہور
وصایا شریف	مرتبہ مولانا حسین رضا مطبوعہ جماعت مبارک	
	رضائے مصطفیٰ، بریلی	
الصارم الربانی علی اسراف القادیانی	از مولانا خالد رضا رحمہ اللہ	مطبوعہ بریلی
قرالدیان علی مرتد بقادیان	از مولانا محمد حسن رضا	مطبوعہ ۱۹۵۲ء لاہور
الدمع الدیانی علی راس الوسواس	از مولانا خالد رضا	مطبوعہ عدم دستیاب
اشیائی		
رپورٹ تحقیقاتی عدالت	از جسٹس محمد منیر	مطبوعہ حکومت پنجاب پاکستان

مجلس رضا شجاع آباد کی زیر طبع مطبوعات

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور اصلاح امت (از محمد انور قریشی)

معاشرے میں پائے جانے والے غلط عقائد، ہندوئہ رسم و رواج، بے بنیاد و بے سرو پا خیالات و نظریات، اوہام باطلہ، بدعت اور شرکیہ امور کے خلاف امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے بھرپور طریقے سے جہاد فرمایا اس رسالے میں مختصر سی جھلک ملاحظہ فرمائیں گے۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور دو قومی نظریہ (از محمد انور قریشی)

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ ایک جید عالم دین، عظیم مفسر و فقیہ اعظم تھے لیکن ہندوپاک کی سیاست پر بھی گہری نظر رکھتے تھے۔ تحریک خلافت کے پس منظر میں لکھی جانے والی امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق کتاب المحجة المومنة فی آية الممثلة فی آية الممثلة کی روشنی میں سب سے پہلے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے دو قومی نظریہ کی راہیں استوار کیں، اسی نظریہ پر علامہ اقبال نے دو قومی نظریہ پیش کیا، ایک حقیقت افروز تحریر۔

امام اہلسنت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ (از محمد انور قریشی)

فلاح قادیانیت، مجدد دین ملت، فخر علمائے عرب و عجم، ملت اسلامیہ کے عظیم مفکر، عظیم محدث، عظیم فقیہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سوانحی خاکہ پر مبنی تعارفی پمفلٹ جو ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرما کر مجلس رضا سے مفت حاصل کیا جاسکتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کی تردید

السؤال العقاب على لمسح الکذاب

تصنیف لطیف

المحضت عالم اہل سنت قاصد بدعت مجددانہ ماضیہ
امام ملت طاہرہ مولانا الحاج الشاہ احمد رضا خاں بریلوی
قدس سرہ

مکتبہ نبویہ - گنج بخش روڈ - لاہور
۲۳ روپے

فتوے حضرت مجدد المائۃ الحاضر امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں حفظہ اللہ العالی
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى اله وصحبه
الكرمين عتده ربنا في اعونتك من هزمت الشياطين واعونتك ربنا ان
يخلصون - الله عز وجل دين حق پر استقامت عطا فرمائے اور ہر ضلال و دہال و کمال
سے بچائے۔ تادیبانی مرزا کا اپنے آپ کو مسیح و مثل مسیح کہنا تو شہرہ آفاق ہے اور بحکم
آنکہ حکم

میب دے جملہ جگہتی ہنرش نیز بگو

فقیر کو بھی اس دعوے سے اتفاق ہے۔ مرزا کے مسیح و مثل مسیح ہونے میں اصلاً شک نہیں
مگر لاد اللہ نہ مسیح مگر اللہ علیہ صلوات اللہ علیہ مسیح و دہال علیہ اللعن والکلال پہلے اس او مائے
کا ذب کی نسبت سہارنپور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولد اعز ناضل قزوین
مولوی مامد رضا خان محمد حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور بنام تاریخی القصاص ام الربانی علی
اسراف القادیانی مسمی کیا یہ رسالہ مامی سنن ماحی فتن ندوہ شکن ندوی فتن مکرنا قاضی
عبد الوحید صاحب حنفی فردوسی مبین عن الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفہ حنفیہ میں کر عظیم آباد
سے ابور شجاع ہوتا ہے طبع فرمایا بھلا اللہ تعالیٰ اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا اور عز وجل
قادر ہے کہ کبھی نہ لائے اس کی تحریرات یہاں نہیں مکتیں مجیب بنفتم نے جو اقوال ملعونہ اس کی
کتابوں سے بر نشان صفحات نقل کیے شیل مسیح ہونے کے ادعا کو شہادت و نباست میں
ان سے کچھ نسبت نہیں ان میں صاف صاف انکار و دریات دین اور ہر بد کفر و ارتداد
میں ہے فقیر ان میں سے بعض کی اجمالی تفصیل کرے۔

مرزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام ازاد اوام ہے اس کے صفحہ ۲۷ پر لکھا ہے
کفر اول میں احمد بن جبرائیل مبعوثا بر رسول یاتی من بعدی اسمہ احمد
میں مراد ہے کہ کریم کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسیٰ بن مریم روح اللہ علیہا الصلوٰۃ
والسلام نے نبی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھ اللہ عز وجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے
تو بہت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائے گا

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

☆ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نظریات و افکار کی
ترویج و نشر و اشاعت۔

☆ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی غیر مطبوعہ و نایاب
کتب و رسائل کی معیاری اشاعت و تقسیم۔

☆ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی بے مثال لازوال دینی و ملی خدمات
کو اجاگر کرنے کے لئے ۲۵ صفر المظفر کو بڑے پیمانے پر "یوم رضا"
کا اہتمام۔

مجلس رضا شجاع آباد کے اغراض و مقاصد میں شامل ہے۔ ہماری
آپ سے گزارش ہے کہ مجلس رضا شجاع آباد سے امام احمد رضا محدث
بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت و فن سے متعلق لٹریچر مفت حاصل
کریں۔ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پہنچائیں۔

جس کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازالہ کے قول ملعون مذکور میں صراحتاً ادا ہوا
کہ وہ رسول پاک جن کی جلوه افروزی کا شرف حضرت مسیح لائے سدا اللہ مرزا قادیانی ہے۔

توضیح مرام طبع ثانی ص ۹ پر لکھا ہے کہ میں محدث ہوں اور محدث بھی ایک معنی سے
کفر دوم نبی برتا ہے۔

دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند ص ۹ پر لکھا ہے: سپانداوی ہے جس نے قادیان
کفر سوم میں اپنا رسول بھیجا۔

موجب پیغمبر نے نقل کیا و نیز میگوید کہ خدا تعالیٰ نے پراہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام
کفر چہارم اتنی بھی رکھا ہے اور جی بھی۔ ان اقوال خبیثہ میں اولاً کلام الہی کے معنی میں صریح
تخریج کی کہ سدا اللہ اکبر کریم میں یہ شخص مراد ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثانیاً
نبی اللہ رسول اللہ و کلمۃ اللہ عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پراقترا کیا کہ وہ اس کی
بشارت دینے کو اپنا تشریف لانا بیان فرماتے تھے۔ ثالثاً اللہ عز وجل پر اقرار کیا کہ اس نے
عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس شخص کی بشارت دینے کے لیے بھیجا اور اللہ عز وجل
فرماتا ہے:

ان الذین یفترون علی اللہ الکذاب لا یفلحون ○

(بیک چروگ اللہ عز وجل پر جھوٹ بہانے میں غلام نہ پائیں گے)

لے لا اللہ الا اللہ لقد کذب عدو اللہ ایہا المسلمون سید المذنبین امیر المؤمنین خیر النبیین علیہ السلام
رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں کہ انہیں کے واسطے حدیث محدثین کی انہیں کے حدیث میں ہم نے اس پر اطلاق پائی کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قد کان فیما مضی قبلكم من الامم اتاس محمد ثبوت
فان یکن فی امتی منهم احد فانه عمر بن الخطاب اکی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے
یعنی فرست سدا اللہ و امام حق ولیہ اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہو گا تو ضرور عمر ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ
رواہ احمد و البخاری عن ابی ہریرۃ و احمد و مسلم و الترمذی و النسائی عن ام المومنین الصدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما فاروق اعظم نے نبوت کے کوئی سنی نہ پاسے منون ارشاد آیا لو کان بعدی نبی لکان
عمر بن الخطاب اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو عمر ہوتا رواہ احمد و الترمذی و المعجم عن عقبہ بن عامر
رضی فی الکبیر عن عقبہ بن عامر عن ام المومنین و قسوا فی ہند و غیرہ میں ہے و اللفظ للعدا

ان الذین یفترون علی اللہ الکذاب لا یفلحون ○
اور فرماتا ہے:

ان الذین یفترون علی اللہ الکذاب لا یفلحون ○

(ایسے افرا وہی یا نہ تھے ہیں جو بے ایمان کافر ہیں)
والجہ اپنی گھڑی ہوئی کتاب پراہین غلامیہ کو اللہ عز وجل کا کلام ٹھہرایا کہ خدا نے تعالیٰ نے
پراہین احمدیہ میں یوں فرمایا ہے اور اللہ عز وجل فرماتا ہے:

نویل الذین یکتبون المکتب ہا یلہم نعم یقولون هذا من عند اللہ لیشتدوا

بہ شتاً قلبیلا فویل لہم مما کتبت ایدہم و ویل لہم مما یکسبون ○
(خراہی ہے ان کے لیے جو اپنے ہاتھوں کتاب لکھیں پھر کہ دیں یہ اللہ کے پاس ہے
تاکر اس کے بدلے کچھ ذلیل قیمت حاصل کریں سو خراہی ہے ان کے لیے ان کے ہاتھوں
کے کچھ سے اور خراہی ہے ان کے لیے اس کٹائی سے)

ان سب سے قطع نظر ان کلمات ملعونہ میں صراحتاً اپنے لیے نبوت و رسالت کا ادعا
تبع ہے اور وہ باجماع قطعی کفر صریح ہے فقیر نے رسالہ جزاء اللہ عدوہ بابائے ختم
النسبۃ خاص اسی مسئلے میں لکھا اور اس میں آیت قرآن عظیم اور ایک سو دس حدیثوں اور
تیس نصوص کو جلوه دیا اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا
ان کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جانتا
فرض اجل و جزاء یقینان ہے۔ و لیکن رسول اللہ و خاتم النبیین نص قطعی قرآن ہے۔
اس کا منکر و منکر کفر شک کرنے والا نہ شک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف
رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون محمد بن النیران ہے نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے
اس عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ ہے
وہ بھی کافر بین الکفر جلی الکفران ہے۔ قول دوم و سوم میں شاید وہ یا اس کے اقواب ارجح
کے بعض شیاطین سے سیکھ کر تاویل کی آرہیں کہ یہاں نبی و رسول سے معنی لغوی مراد ہیں یعنی
خبردار یا خبر دہندہ اور فرستادہ مگر یہ محض ہوس ہے اولاً صریح لفظ میں تاویل نہیں سنی جاتی
قنا و فی خلاصہ فصول عمادیہ و جامع الفصولین و قسوا فی ہند و غیرہ میں ہے و اللفظ للعدا

قال قال اننا رسول الله اوقال بالغارسية من غيرهم يريد به من يقيم مي برم يكن
يعني اگر کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا کہے ہیں پیغمبر ہوں اور مراد یہ ہے کہ میں کسی کا پیغمبر ام
پسچا نے والا ایچی ہوں کا فر ہو جائے گا۔ امام قاضی بیاض کتاب الشفا فی تریف حقوق الصلطفی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں قال احمد بن ابی سلیمان صاحب بخون مرحومہما
اللہ تعالیٰ فی رجل فقیل لہ لا بحق رسول اللہ قال فعل اللہ رسول اللہ کذا او کذا و ذکر
کلاماً طیباً فقیل لہ ما تقول یا عدو اللہ فی حق رسول اللہ قال فعل اللہ
برسول اللہ کذا او کذا کلاماً طیباً فقیل لہ ما تقول یا عدو اللہ فی حق رسول
اللہ فقال اشهد من کلامہ الاول ثم قال انما اردت برسولی اللہ العقرب
فقال ابن ابی سلیمان الذی سألہ اشهد علیہ وانما شریکت ی رسید فی قتله و
ثواب ذلک قال حبیب بن الریبع لان ادعاءه التواؤیل فی لفظ صوام لا یقبل
یعنی امام احمد بن ابی سلیمان تمیزدورفتی امام سخون رحماً اللہ تعالیٰ سے ایک مرد کی نسبت
کسی نے پوچھا کہ اس سے کہا گیا تھا رسول اللہ کے حق کی قسم اس نے کہا اللہ رسول اللہ کے
ساتھ ایسا ایسا کرے اور ایک بدکلام ذکر کیا کہا گیا اسے دشمن خدا تو رسول اللہ کے بارے
میں کیا کتابت ہے تو اس سے بھی سخت تر لفظ بکا پھر بولا میں نے تو رسول اللہ سے مجبور دیا تھا
امام ابن ابی سلیمان نے مستفتی سے فرمایا تم اس پر گواہ ہو جاؤ اور اُسے سزائے موت دلانے
اور اس پر جو ثواب ملے گا اس میں ہی تمہارا شریک ہوں یعنی تم حاکم شرع کے حضور اس پر
شہادت دو اور میں بھی سعی کروں گا کہ تم دو نوں کو حاکم اسے سزائے موت دلانے کا
قراب عظیم پائیے۔ امام حبیب بن ریبع نے فرمایا یہ اس لیے کہ کچھ لفظ ہیں تاویل کا دعویٰ
مسموع نہیں ہوتا مولانا علی قاری شرح شفا میں فرماتے ہیں :

ثم قال انما اردت برسولي الله العقرب فانه ارسل من عند الحق و
سلط على الخلق تاويلا للرسالة الحرفية بالارادة اللغوية وهو مردود عند
القواعد الشرعية -

(یعنی وہ جو اس سروک نے کہا کہ میں نے تجھ کو مراد لیا اس میں اس نے رسالتِ عربی کو

معنی لغوی کی طرف دُعا لاکر بچو کہ بھی خدا ہی نے بھیجا اور خلق پر مسلط کیا ہے اور ایسی تا حریل قواعد شریعہ کے نزدیک مردود ہے،

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں :

هذا حقيقة معنى الإرسال وهذا مما لا شك في معناه والإكراه مكسرة
 لكنه لا يقبل من قائله ادعاء أنه مراد به بعد غاية البعد وصرف القطوع
 ظاهرة لا يقبل كما لو قالوا أنت طابق وقال إرادت محذولة غير مبرولة لا يلتفت
 مثله ويعد هذا أنا اهملقطا-

یعنی یہ لغوی معنی جن کی طرف اُس نے دُعا اور ضرور بلا شک تحقیقی معنی ہیں اس کا انکار ہٹ دھری ہے با این ہمہ فائل کا یہ ادعا مقبول نہیں کہ اس نے یہ معنی لغوی مراد لیے تھے اس لیے کہ یہ تاویل نہایت دور از کار ہے اور لفظ کا اُس کے معنی ظاہر سے پھرنا ممکن نہیں ہونا جیسے کوئی اپنی عورت کو کہے تو طاقی ہے۔ اور کہے میں نے تو یہ مراد یا تھا کہ تو کھلی ہوئی ہے بندھی نہیں (کہ لغت میں طاق کشادہ کو کہتے ہیں) تو ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور اُسے زبان سمجھا جائے گا۔

نمائندہ بالیقین ان الفاظ کو اپنے لیے مدح و فضل جانتا ہے نہ ایک ایسی عام بات کہ

و بدان تو جمله درویشانند

خیشمال تو زیر ابرو اند

کوئی عاقل بکتریم پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان پر بھیگی چار بیکہ ہر جانور بیکہ ہر کافر مرتد میں موجود وہ محمول مدح میں ذکر نہ کرے گا نہ اس میں اپنے لیے فضل و شرف جانے گا جیلا کوئیں براہین فلاسفیہ میں یہ بھی لکھا کہ چاند راہی ہے جس نے مرزا کی ناک میں دو لہتے رکھے۔ مرزا کے کان میں دو گھونگے بنا۔ لے یا خدا نے براہین اعداد میں لکھا ہے کہ اس عاجز کی ناک ہر سنوں سے اوپر اور بھونوں کے نیچے ہے کیا ایسی بات لکھنے والا پورا مجنون پکا پاگل نہ کہ لایا جائے گا اور شک نہیں کہ وہ معنی لغوی یعنی کسی چیز کی خبر نہ کھنایا دینا یا بھیجا ہر

ہونا ان شالوں سے بھی زیادہ عام ہیں بہت جانوروں کے ناک، کان، بھوئیں، اعضاء
نہیں ہرگز خدا کے پیچھے ہوئے وہ بھی ہیں اللہ نے انہیں عدم سے وجود رکھ پیٹھ سے
مادہ کے پیٹھ سے دنیا کے میدان میں پیدا جس طرح اس مردک غیث نے چھو کو رسول
یعنی لغوی بنایا۔

مولوی معز بنی قدس سرہ القوی لغوی شریف میں فرماتے ہیں:

کل یوم ہونی شان بخوان
مردا بے کار و بے فیلے ہاں
کترین کارش کہ آں رب احسد
روزہ شکر روانہ میکند
شکرے ز اصلاب سوئے امات
تا بردید در دھما شان نبات
شکرے ز ارحام سوئے خاکداں
تا زروادہ پر گردد جہاں
شکرے از خاکداں سوئے اجل
تا بر بند ہر کے حسن عمل

حق عزوجل فرماتا ہے:

لَا سَمْعَ لَهُمْ وَلَا بَصِيرَةً وَلَا حُورًا وَلَا قُلُوبًا وَلَا أَفْئِدَةً وَلَا دُلُوبًا

(ہم نے ان کو نہ سناؤں نہ دیکھوں نہ حوریاں اور نہ دلیں اور نہ دلوں اور نہ دلوں)

کیا مرزا ایسی ہی رسالت پر فخر دیکھتا ہے جیسے تیری اور بندک اور بچوں اور گھنے اور سوڑ
سب کو شامل مانے گا۔ ہر جانور بلکہ ہر حجر و پتھر بہت علوم سے خبردار ہے اور ایک دوسرے
کو خبر دینا بھی صحاح احادیث سے ثابت حضرت مولوی قدس سرہ المنسوی ان کی طرف سے
فرماتے ہیں:

ما یحیی و یبصریم و یخشیہم با شمانا مخرمان ما غاشیم

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَأَنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا يَسْمِعُ جَسَدًا وَتَكُنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ

(کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر ان کی تسبیح تمہاری

سمجھ میں نہیں آتی)

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ لَا كُفْرَةَ الْجَنِّ وَالْأَنْسِ

(کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سو کافر، جتن اور آدمیوں کے)

سواء الطیرانی فی الکبیر عن یعلیٰ بن مرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصحاح

خاتم الحفاظ حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے:

فَكَتَّ غَيْرَ لَبِيدٍ فَقَالَ أَحَطْتُ بِمَا لَمْ تَحِطُ بِهِ وَجَنَّتُكَ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ يَقِينٌ ۝

دیکھ دیر ٹھہر کر کہہ دے بارگاہ سلیمانی میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے ایک بات وہ معلوم

ہوئی ہے جس پر حضور کو اطلاع نہیں اور میں خدمت عالی میں ملک سب سے ایک یقینی خبر

لے کر حاضر ہوا ہوں، حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَا مِنْ صَبَاحٍ وَلَا آدَاحٍ إِلَّا رُوحَ الْأَرْضِ يَأْتِي بِبَعْضِهَا بَعْضًا يَأْتِيهِمْ هَلْ مِنْكَ

الْيَوْمَ عَبْدُ اللَّهِ صَلِّ عَلَىكَ أَوْ ذَكَرَ اللَّهُ فَإِنْ نَأْتَتْ لَعْنٌ أَوْ تَابَتْ لَهَا بَذَلَتْ فَضْلًا

کوئی صبح اور کوئی شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ

کہتے ہوں کہ اسے ہمسائے آج تیری طرف کوئی نیک بندہ ہو کر نکلا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا

ذکر الہی کیا اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے

مجھ پر فضیلت ہے۔

رواء الطبرانی فی الأوسط و ابونعیم فی الحلیۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ

عنه تو خبر رکھنا خبر دینا سب کچھ ثابت ہے کیا مرزا ہر ایش پتھر بہت پرست کافر ہر

پتھر بندہ ہر کھتے، سوڑ کو بھی اپنی طرح نبی و رسول کے گاہر گز نہیں تو صاف روشن ہو کہ معنی

لغوی ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی و عرفی رسالت و بہت مقصود اور کفر و ارتداد یقینی

فطری موجود۔ وجہ اہل اعراسے معنی چار ہی قسم ہیں لغوی، شرعی، عرفی عام یا خاص۔ یہاں عام تو بعینہ وہی معنی شرعی ہے جس پر کفر قطعاً حاصل اور ارادہ لغوی کا ادا یقیناً باطل اب یہ رہا کہ فریب دی کوام کوہوں کہ دسے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں حق و رسول کے معنی اور رکے ہیں جس میں مجھے سبک و ترک سے اقتیاز بھی ہے اور حضرت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وصف نبوت میں اشتراک بھی نہیں مگر حاشا للہ ایسا باطل ادعا اصلاً شرعاً عقلاً عرفاً کسی طرح بادشتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ایسی جگہ لغت و شرع و عرف عام سب سے الگ اپنی نئی اصطلاح کا مدعی ہونا قابل قبول ہو تو کبھی کسی کافر کی کسی سخت سے سخت بات پر گرفت نہ ہو سکے کوئی مجرم کسی معظّم کی کیسی ہی شدید توہین کر کے مجرم نہ ٹھہر سکے کہ ہر ایک کو اختیار ہے اپنی کسی اصطلاح خاص کا دعویٰ کر دے جس میں کفر توہین کچھ نہ ہو کیا زیادہ کہ کتاب ہے خدا در ہیں جب اس پر اعتراض ہو کہ دسے میری اصطلاح میں ایک کو دیکھتے ہیں کیا عمرو جبکل میں سوکر کو بھانگا دیکھ کر کہہ سکتا ہے وہ قادیانی بھانگا جاتا ہے سب کوئی مرزائی گرفت چاہے کہ دسے میری مراد وہ نہیں جو آپ مجھے میری اصطلاح میں برہنگوڑے یا جبکل کو قادیانی کہتے ہیں۔ اگر کیے کوئی مناسبت بھی تو جواب دے کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں لا مشاحفۃ فی الاصطلاح آخر سب بگہ منقول ہی ہونا کیا ضرور لفظ مجمل بھی ہوتا ہے جس میں معنی اول سے مناسبت اصلاً منظور نہیں معنی قادیانی یعنی جلدی کنندہ ہے یا جبکل سے آنے والا قادیانوس میں ہے قدت قادیانۃ جاء قوم قد اقحموا من البادیۃ والفرس قد یا نا اسیر قادیان اس کی جمع اور قادیانی اس کی طرف منسوب یعنی جلدی کرنے والوں یا جبکل سے آنے والوں کا ایک اس مناسبت سے میری اصطلاح میں برہنگوڑے یا جبکل کا نام قادیانی ہوا کیا نزدیک وہ تقریر کسی مسلمان یا عذر کی یہ تو جو کسی مرزائی کو مقبول ہو سکتی ہے حاشا وکلا کوئی عاقل ایسی بناؤں کو نہ مانے گا بجز اسی پر کیا موقوف ہوں اصطلاح خاص کا ادا مسموع ہو جائے تو دین و دنیا کے تمام کارخانے درہم و برہم ہوں عورتیں شوہروں کے پاس سے نکل کر جس سے چاہیں نکاح کر لیں کہ ہم نے تو ایجاب و قبول نہ کیا تھا اجازت لیتے وقت ہاں کہتا تھا ہماری اصطلاح (ہاں) بمعنی (ہوں) یعنی کلمہ زجر و انکار ہے۔ لوگ

ج نامے لکھ کر جبری کر کر جائدادیں چھین لیں کہ ہم نے تو بیع نہ کی تھی بیچنا لکھا تھا ہماری اصطلاح میں عاریت یا اجارے کو بیچنا کہتے ہیں اسی غیر ذلت من فسادات لا تحصی تو ایسی جھوٹی تاویل والا خود اپنے معاملات میں اُسے نہ مانے گا کیا مسلمانوں کو زن و مال اللہ و رسول سے زیادہ پیار ہے جس کو جو رو اور جائداد کے باب میں تاویل و تفسیر اور اللہ و رسول کے معاملے میں ایسی ناپاک بناؤں میں قبول کر لیں لا الہ الا اللہ مسلمان برگزائیے مرد و بہانوں پر الفت بھی نہ کریں گے انھیں اللہ و رسول اپنی جان اور تمام جہان سے زیادہ عزیز ہیں و اللہ الحمد جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خروان کا رب جل و علا قرآن عظیم میں ایسے ہیورہ عذروں کا در باجلا چکنا ہے فرماتا ہے:

قل لا تعتذروا فقد کفرتم بعد ایمانکم۔

اُن سے کہہ دو بہانے نہ بناؤ بے شک تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

ہم ان کفر چارم میں امتی و نبی کا مقابلہ صفات اسی معنی شرعی و عرفی کی تعیین کر رہا ہے۔ رابعاً کفر اول میں تو کسی چھوٹے ادعا سے تاویل کی بھی گنجائش نہیں آیت میں قطعاً معنی شرعی ہی مراد ہیں نہ لغوی نہ اس شخص کی کوئی اصطلاح خاص اور اسی کو اس نے اپنے نفس کے لیے مانا تو قطعاً یقیناً بمعنی شرعی ہی اپنے نبی اللہ و رسول اللہ ہونے کا مدعی اور دکن سر رسول اللہ و خاتم النبیین کا منکر اور باجماع قطعی جمیع امت مرحومہ مرید و کافر ہوا پیچ فرمایا پیچے خدا کے پیچے رسول پیچے خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ عنقریب میرے بعد آئیں گے ثلاثون و جالون کذا ابون کلہم یرغم انہ فیہ تمیں و جال کذاب کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا وانا خاتم النبیین کا نبی بعد ہی حالان کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں امت امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی بیٹے فقیر نے عرض کیا تھا کہ مرزا ضرور شیل سیح ہے صدق بکہ سیح و جال کا کہ

لے جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۱

ایسے مدعیوں کو بہت بے جا و بارگاہ رسالت سے عطا ہوا ہے والیہاذا بالذکر سب الخلیلین۔
کفر پنجم دافع البلاء حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنی برتری کا اہتمام کیا ہے۔

کفر ششم اسی رسالہ کے صفحہ ۱ پر لکھا ہے کہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

استہار معیار الاحیاء میں لکھا ہے میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں یہ ادعا
کفر ہفتم بھی باجماع قطعی کفر و ارتداد یقینی ہیں فقیر نے اپنے فتوے مسیٰ بر سر دائرہ الفضلۃ
 میں شفا شریف امام قاضی عیاض و رد المحتار امام نووی و ارشاد الساری امام مسطلانی و شرح
 عقائد نسفی و شرح مفاد امام تفتازانی و اعلام ابن حجر کی و شرح الروض علامہ قاری و طریقہ
 محمدیہ علامہ برکوی و حلیہ ندیر مولیٰ نابلسی وغیرہ کتب کثیرہ کے نصوص سے ثابت کیا ہے کہ
 باجماع مسلمین کوئی ولی کوئی نبوت کوئی سیدتی بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہو سکتا جو ایسا کہ
 قطعاً اجماعاً کافر طرد ہے از بکد شریح صحیح بخاری شریف میں ہے :

النبی افضل من الولی و هو امر مقطوع بہ و العاقل بخلافہ کافر کما نہ
 معلوم من الشرع بالضرورة۔

(یعنی ہر نبی ہر ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے
 کہ یہ ضروریات دین سے ہے)

کفر ہفتم میں اسے ایک لطیف تاویل کی گنجائش تھی کہ یہ لفظ (نبیوں) بتقدیم نون
 نہیں بلکہ (نبیوں) بتقدیم باہے یعنی جتنی درگاہ کہ خود ان کے تو لال گرو کا بھائی ہوں ان
 سے تو افضل ہوا ہی چاہوں میں تو بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں کہ انہوں نے صرف
 اُسے وال میں ڈنڈی ماری اور یہاں وہ ہتھ پھیری کی کہ بیسیوں کا دین ہی اڑ گیا۔ مگر
 افسوس کہ دیگر تصریحات نے اس تاویل کی جگہ نہ رکھی۔

ازالہ صفحہ ۳۰۹ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کو جن کا ذکر
کفر ہشتم خداوند تعالیٰ بطور احسان فرماتا ہے سریریم لکھ کر کتاب ہے اگر میں اس قسم کے
 معجزات کو کفر نہ مانتا تو ابن مریم سے کم نہ رہتا یہ کفر متعدد کفروں کا خیرہ ہے معجزات کو
 سریریم کہنا ایک کفر کہ اس تقدیر پر وہ مجبور نہ ہوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کسی کرشمے ٹھہرے
 اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کہا تھا حق عزوجل فرماتا ہے :

اذ قال اللہ یعیسیٰ بن مریم اذکون نعمتی علیک وعلی والدتک اذا یدتک
 بروح القدس تکلم الناس فی الہمد وکھلا واذ اعلمتک الکتاب والحکمة والتورۃ
 والانجیل واذ تخلق من الطین کھیمیۃ الطیب باذنی فتنفخ فیہا فنشکون طیرا
 باذنی وتجرئ الاکمد والابریص باذنی واذ تخرج الموتی باذنی واذ کففت بنی
 اسرائیل عنک اذ اجتھم بالہیت فقال الذین کفروا منهم ان هذا الا سحر
 صین ۵

جب فرمایا اللہ سبحانہ نے اسے مریم کے بیٹے یا ذکر میری نعمتیں اپنے اوپر اور اپنی
 ماں پر جب میں نے پاک روح سے تجھے نوت بخشی لوگوں سے باتیں کرنا پالنے میں اور پکی
 ٹکڑا بکرا اور جب میں نے تجھے سکھایا کھانا اور علم کی تحقیقی باتیں اور توریت و انجیل اور جب
 تو بنانا مٹی سے پرند کی سی شکل میری پر دانگی سے پھر تو اس میں چھوٹتا تو وہ پرند ہو جاتی
 میرے حکم سے اور تو چٹکا کر تار مار دروازہ سے اور سفید داغ والے کو میری اجازت سے
 اور جب تو قبروں سے جیسا نکالنا مردوں کو میرے اذن سے اور جب میں نے یہود کو
 تجھ سے روکا جب تو ان کے پاس یہ روشن مجرب سے کہ آیا تو ان میں سے کافر ہوئے یہ تو
 نہیں مگر کھلا جادو سریریم بتایا جادو کہنا باطن ایک ہی ہوئی یعنی الہی مجرب سے نہیں کبھی ٹھوٹے
 ہیں ایسے ہی منکروں کے خیال ضلال کو حضرت مسیح صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بار بار تاکید و فرمایا تھا اپنے معجزات مذکورہ ارشاد کرنے سے پہلے فرمایا :
 انی قد جئتکم بایۃ من ربکم انی اخلقکم من الطین کھیمیۃ الطیر
 لایبۃ۔

میں تمہارے پاس رب کی طرف سے مجھ سے لایا کہ میں مٹی سے پرند بنانا اور چھوٹک
 مار کر اُسے جلاتا اور اندھے اور بدن بگڑے کو شفا دیتا اور خدا کے حکم سے مرد سے جلاتا اور جو کچ
 گھر سے کھا کر آؤ اور جو کچ گھر میں اٹھا رکھو وہ سب تمہیں بتاتا ہوں اور اس کے بعد فرمایا،
 ان فی ذلک لآیۃ لک ان کنتم مومنین ○
 بے شک ان میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان لاؤ۔
 پھر مکر فرمایا:

جنتکم بایۃ من ربکم فاتقوا اللہ واطیعوا ○

(میں تمہارے رب کے پاس سے مجھ سے لایا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا حکم مانو مگر
 جو عیبی کے رب کی نہ مانے وہ عیبی کی کیوں مانے لگا یہاں تو اسے صاف گنجائش ہے کہ
 اپنی بڑائی سبھی کرتے ہیں ص)

کس نہ گوید کہ دوزخ من ترشست

پھر ان مجزات کو مکر وہ جانتا دوسرا کفر یہ کہ کراہت اگر اس بنا پر ہے کہ وہ فی نفسہ مذموم
 کام تھے جب تو کفر ظاہر ہے قال اللہ تعالیٰ تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض
 یہ رسول ہیں کہ تم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اسی فضیلت کے بیان
 میں ارشاد ہوا:

وانینا عیسیٰ بن مریم البینت وابتدئہ بروح القدس۔

اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو مجھ سے دیئے اور جبریل سے اس کی تائید فرمائی۔
 اور اگر اس بنا پر ہے کہ وہ کام اگرچہ فضیلت کے تھے مگر میرے منصب اعلیٰ کے لائق نہیں
 تو یہ وہی نبی پر اپنی تفصیل سے ہر طرح کفر و ارتداد قطعی سے مفر نہیں، پھر ان کلمات شیطانیہ
 میں مسیح علیہ السلام اللہ تعالیٰ علی سیدہ وعلیہ وسلم کی تحقیر نہیں کفر ہے اور ایسی ہی تکفیر
 اس کلام ملعون کفر شتم میں تھی اور سب سے بڑھ کر اس کفر شتم میں ہے کہ از اللہ ص ۱۶۱
 پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھا بوجہ سحر یزید کے عمل کرنے کے تزییر باطن
 اور توجید اور دینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ قریب ناکام رہے

شائع کردہ

میرکزی مجلس رضا لکھنؤ
مجلس رضا شجاع آباد (ملتان)